بسلسلہ صد سالہ جشن ولادت مجاہد ملت (1915-2015)

مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ

خفیہ پولیس کی نظر میں

(۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۷ء)

محمد ضیاء الحق چوہان

(گولڈ میڈلسٹ)

مجاہد ملت فاؤنڈیشن پاکستان

بسلسلہ صد سالہ جشنِ ولادت حضرت مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ
(۱۹۱۵ء-----۲۰۱۵ء)

مُجاہدِ ملّت مولانا محمد عبدالستار خان نیازیؒ
خفیہ پولیس کی نظر میں
(۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۷ء)

ممتاز محقق پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد کی کتاب
The Punjab Muslim League
1906-1947
Secret Police Abstracts
سے ماخوذ

محمد ضیاء الحق چوہان
(گولڈ میڈلسٹ)

☆ مجاہدِ ملّت فاؤنڈیشن پاکستان ☆

بیادِ عزیز

ضیغمِ اسلام بطلِ حریت مجاہدِ ملّت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ اشاعت نمبر ۲۲

کتاب: مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی خفیہ پولیس کی نظر میں

مؤلف: محمد ضیاء الحق چوہان

صفحات: ۴۸

اشاعت اول: اکتوبر ۲۰۱۵ء

تعداد: پانچ سو

ہدیہ: دعائے خیر بحق معاونین فاؤنڈیشن

ضروری نوٹ

بیرونی حضرات پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

بغیر ڈاک ٹکٹ کے کتاب ارسال نہیں کی جائے گی۔

ناشر

مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن بُرج کلاں ضلع قصور (پاکستان)

پوسٹ کوڈ نمبر 55051

0306-4469496

انتساب

والدِ گرامی

مجاہدِ اہلِ سنت

علامہ قاری محمد یٰسین چوہان

رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹۴۰ء۔۱۹۹۹ء)

(مرکزی خطیب تحصیل گوجر خان)

کے نام

جن کی تربیت کے فیضان سے مجھے جذبۂ حب الوطنی سے معمور دل نصیب ہوا۔

محمد ضیاء الحق چوہان

ریسرچ سکالر (ایم فل مطالعہ پاکستان)

الخیر یونیورسٹی آزاد کشمیر

فہرست

حرفِ صادق

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ (سورۃ ہود، آیت ۱۲۰)

ترجمہ: اور پیغمبروں کے قصوں میں ہم سب (قصے) آپ سے بیان کرتے ہیں، جن سے ہم آپ کے دل مبارک کو تقویت دیتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ محمود آلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں: ''اہل اللہ اور بزرگانِ دین کے قصے اللہ تعالیٰ (جلّ جلالہٗ) کے لشکروں میں ایک قسم کے لشکر ہیں، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ (عزّ وجلّ) اپنے پسندیدہ بندوں کے دلوں کو مضبوط فرماتا ہے۔''

☆☆☆

امام الائمہ بانی فقہ حضرت امام ابوحنیفہ الملقب امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''علماءِ (ربانیین) کے واقعات اور ان کے فضائل کا بیان مجھے فقہ کے بہت سے مسائل سے زیادہ عزیز ہے۔''

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰٮهُمُ اقۡتَدِهۡ ؕ (سورۃ انعام، آیت ۹۰)

ترجمہ: یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ (صلی اللہ علیک وسلم) بھی ان کے طریقے پر چلئے۔

☆☆☆

اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ علیہم کی سیرتیں عشق ومحبت کی داستانیں ہوتی ہیں اور یہ عشق ومحبت ہی اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ سے ملاتا ہے۔

☆☆☆

ارشادِ نبوی ہے کہ: ''میری امت میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کو خوشی یا راحت پہنچتی ہے تو الحمد للہ کہتے ہیں اور جب تکلیف یا مصیبت پہنچتی ہے تو بھی الحمد للہ کہتے ہیں۔ ایسے حمادون ہیں۔ یہ صفت بھی اولیاء اللہ کی ہے۔''

☆☆☆

حضرت امامِ ربانی مجدّد الف ثانی قدّس سرّہ النورانی اپنے مکتوبات شریف میں اشارہ فرماتے ہیں:

''انسانِ کامل کا رُخ ایک وقت تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے جس کو لفظ عروجی سے تعبیر کیا ہے اور دوسرا رُخ مخلوق کی طرف، جس کو انہوں نے لفظ نزولی سے تعبیر کیا ہے۔''

☆☆☆

''اہل اللہ کی صحبت میسر نہ ہو تو اُن کے اذکار ہی اُن کی صحبت کا مماثل ہوتے ہیں۔''

گُل نہ سہی نکہتِ گُل ہی سہی

☆☆☆

ضیغمِ اسلام، حضرت العلاّم، عظمت کے مینار، فاتحِ تختۂ دار، بطلِ حریت، غازیٔ تحریکِ ختمِ نبوت، مجاہدِ ملّت حضرت مولانا علامہ محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ لاریب اہل اللہ میں سے تھے اور ولیِ کامل، مصلح، خادمِ دین وملّت اور اپنے دور کے سب سے بڑے حق گو تھے۔ انہوں نے اسلام کی سربلندی، قوم کی فلاح، ملّتِ اسلامیہ کی آزادی، حصولِ پاکستان کی جنگ، دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کرنے اور مقامِ مصطفیٰ کے تحفظ و نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لیے اپنی عمرِ عزیز صرف کردی اور پھانسی کے پھندے کو بھی چومنے سے گریز نہ کیا

مردِ حق بیں جُز بحق خود را ندید

لاالٰـــہ می گفت و در خوں می تپید (اقبالؒ)

(مردِ حق بیں اپنے آپ کو احکامِ الٰہی سے ہی جانچتا ہے۔ لاالٰـہ الا اللّٰہ کہتا ہے اور اپنے ربِ کریم جلّ شانہٗ کی راہ میں خون میں تڑپتا ہے۔)

☆☆☆

حضرت مجاہدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ پاکستان کی جنگ میں جس مجاہدانہ شان سے حضرت حکیم الامت علامہ محمد اقبال اور حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہما کی زیرِ قیادت وسیادت کردار ادا کیا وہ تاریخ کا ایک نادر، انوکھا اور عدیم النظیر باب ہے۔ آپ نے حضرت حکیم الامت علیہ الرحمہ کی رہنمائی میں ''پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن'' کی بنیاد رکھی جس کے پلیٹ فارم سے دورِ طالب علمی ہی میں انگریز اور اس کے کاسہ لیس سر سکندر حیات خان وزیرِ اعظم پنجاب سے نبرد آزما ہوئے، ۱۹۴۰ء کی قراردادِ پاکستان کے بعد حضرت قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ ہدایت اکناف واطراف میں مسلم لیگ کے زیرِ اہتمام جلسوں کا لامتناہی سلسلہ شروع کر کے عوام کو حصولِ پاکستان کی منزل حاصل کرنے کے لیے کمر بستہ کیا، ہر طرف ان کی تقاریر کی گونج اُٹھی اور دھاک بیٹھ گئی۔ پنجاب کی کاسہ لیس حکومت کو بھلا یہ کیسے گوارا ہوسکتا تھا اور مجاہدِ ملّت کی یہ سرگرمیاں کیسے ہضم ہوسکتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے ''خفیہ پولیس'' کی ڈیوٹی لگائی کہ اس بطلِ حریت کے جلسوں کی نگرانی کی جائے، ڈائری لکھی جائے اور حکومت کو ہر طرح سے باخبر رکھا جائے۔ لیکن مجاہدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ تو کشتیاں جلا کر میدان میں اترے تھے، وہ بھلا

حکومت کی ایسی حرکتوں کو کب خاطر میں لاتے تھے، کیونکہ وہ تو درویش خدا مست، مجاہد فی سبیل اللہ اور خطر پسند طبیعت کے مالک تھے۔

خطر پسند طبیعت کو سازگار نہیں
وہ گلستاں کہ جہاں گھات میں نہ ہو صیاد

☆☆☆

ممتاز محقق پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد (آف اسلام آباد) نے اپنی کتابِ مستطاب "The Punjab Muslim League 1906-1947: Secret Police Abstracts" میں خفیہ پولیس کی روئیداد قلم بند کی ہے۔ جناب صاحبزادہ محمد ضیاء الحق چوہان (گولڈ میڈلسٹ) آف گوجر خان، جو حضرت مجاہدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، نے میری درخواست پر ڈاکٹر ریاض احمد صاحب کی کتاب سے حضرت مجاہدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کی سرگرمیوں کو تلاش کر کے "مجاہدِ ملّت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی خفیہ پولیس کی نظر میں" کے نام سے ایک شاندار کتاب تیار کر کے مجاہدِ ملّت فاؤنڈیشن پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ انہیں جزائے خیر سے نوازے، ان کی علمی، ادبی، مذہبی، تحقیقی سرگرمیوں میں برکت عطا فرمائے اور دین و دنیا میں خوش و خرم رکھے۔

خاکپائے حضرت مجاہدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ
محمد صادق قصوری
معتمد اعزازی
مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن
بُرج کلاں ضلع قصور۔۵۵۰۵۱
۵ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ
۲۳ جون ۲۰۱۵ء، منگل

قولِ حق

مجاہدِ ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمہ کی پوری زندگی باطل قوتوں کے خلاف جہاد سے عبارت ہے۔آپ نے زمانۂ طالب علمی میں ہندو طلبہ کی مسلمانوں کے خلاف سرگرمیوں کے ردِعمل میں مسلم طلبہ کی تنظیم سازی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے چند دوستوں کے ساتھ مل کر ''پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن'' کی بنیاد رکھی اور مسلمانانِ برصغیر کے تمام دشمن طبقات (بنیا، برہمن، فرنگی، اینگلو محمڈن نواب، شریعت فروش مولوی نما مخلوق اور کرستان بابو وغیرہ) کے خلاف جدوجہد میں مصروف ہو گئے۔آپ نے ''پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن'' کے نائب صدر، قائم مقام صدر اور صدر کے طور پر مسلم طلبہ کی تنظیم سازی اور تربیت کے حوالے سے اہم خدمات سرانجام دیں۔آپ ''آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن'' کے جوائنٹ سیکرٹری بھی رہے۔قائدِ اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں ''پاکستان رورل پروپیگنڈا کمیٹی'' قائم ہوئی تو آپ اس کے سیکرٹری بنائے گئے۔اس حیثیت میں آپ نے قیامِ پاکستان کے سلسلے میں دیہاتوں میں مسلم لیگ کا پیغام عام کرنے کے لیے بھرپور کام کیا۔

دورِ طالبعلمی کے بعد مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ نے ''پنجاب مسلم لیگ کونسل'' اور ''آل انڈیا مسلم لیگ کونسل'' کے رکن، ''پنجاب مسلم لیگ'' کے سیکرٹری تنظیم و اطلاعات اور قائم مقام سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے قیامِ پاکستان کے لیے جدوجہد جاری رکھی۔آپ نے بےمثال جرأت و استقامت سے نہ صرف صوبائی مسلم لیگ کو یونینسٹ (Unionist) وزارت کے پنجہ سے آزاد کروایا بلکہ یونینسٹ پارٹی کو اقتدار سے محروم کر کے قصۂ ماضی بنا دینے میں نمایاں کردار ادا کیا۔آپ کو راستے سے ہٹانے کے لیے یونینسٹ حکمرانوں نے دھونس دھمکی کا طریقہ ناکام پایا تو سرکاری عہدے کا لالچ دیا، جب یہ حربہ بھی ناکام ہوا تو تجوریوں کے منہ کھولے گئے مگر اس مردِ قلندر کو جھکایا نہ جا سکا۔''تاریخ پنجاب'' (۱۸۴۹ء تا ۱۹۴۷ء) کے مصنف پروفیسر آئن ٹالبوٹ نے مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کے جوش و جذبے کا تذکرہ بایں الفاظ کیا ہے:

[پنجاب مسلم سٹوڈنٹس] فیڈریشن مطالبۂ پاکستان کی پرجوش حامی تھی۔اس نے مارچ

۱۹۴۱ء میں لاہور میں پاکستان کانفرنس کا بھی انعقاد کیا جس کی صدارت جناح نے کی۔ اس کانفرنس میں ہی پاکستان رورل پراپیگنڈا کمیٹی تشکیل دی گئی اور عبدالستار نیازی کو اس کا سیکرٹری بنایا گیا۔ اس کے ذمے دیہات کا دورہ کر کے وہاں عوام کو مطالبہٗ پاکستان کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا تھا۔ مئی کے آخر میں نیازی نے بڑے پرجوش انداز میں کمیٹی کے ضلع شیخوپورہ کا دورہ کرنے کے پروگرام سے جناح کو مطلع کرتے ہوئے لکھا ''ہم نے اس بات کا پوری طرح سے تعین کر لیا ہے کہ سرزمینِ پاکستان کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں غزنوی کی طرح ایک کے بعد ایک حملے کرنے ہوں گے۔۔۔۔ سومنات کے پروہت کافی عرصے سے اس جیسے مردِ مجاہد کے انتظار میں ہیں۔'' بیس روزہ دورے میں کمیٹی نے پچاس دیہات کا دورہ کیا اور ان میں سے ہر ایک میں مسلم لیگ کی پرائمری شاخ قائم کی۔ پنجاب سٹوڈنٹس فیڈریشن کے تمام اراکین نیازی کی طرح یونینسٹوں سے ٹکر لینے کے لیے پرجوش ہرگز نہ تھے۔*

مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ تحریکِ آزادی کے ان چند مجاہدین میں شامل ہیں جنھوں نے نہ صرف عملی میدان میں باطل کو للکارا اور پوری جرأت کے ساتھ باطل کا مقابلہ کیا بلکہ فکری محاذ پر بھی قوم کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ ۱۹۳۹ء میں آپ نے ''خلافتِ پاکستان سکیم'' شائع کی۔ قائدِ اعظم نے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا:

Your scheme is very hot.

''تمھاری سکیم بہت گرم (شاندار) ہے۔''

مجاہدِ ملت نے جواب دیا:

Yes, because it has come out from a boiling heart.

---

* پروفیسر طاہر کامران (مترجم)، تاریخِ پنجاب (۱۸۴۹ء تا ۱۹۴۷ء)، آئن ٹالبوٹ، تخلیقات لاہور، ۲۰۰۶ء، ص ۱۷۵-۱۷۶

** سید انور قدوائی، ''قلم کی آواز''، روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۳ مئی ۲۰۰۱ء۔

''جی ہاں، کیونکہ یہ ایک ابلتے ہوئے دل سے نکلی ہے۔''

۱۹۴۵ء میں مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ نے ''پاکستان کیا ہے؟ اور کیسے بنے گا؟؟؟'' کے نام سے ایک معرکۃ الآراء کتاب لکھی جس میں پاکستان کا مفہوم، اس کی ضرورت واہمیت اور قیامِ پاکستان کا لائحۂ عمل واضح کیا گیا تھا۔ آپ کی تحریروں نے مسلمانوں کے شعور کو بیدار کرنے میں زبردست مدد دی۔

برصغیر پر قابض فرنگی حکمرانوں نے بساطِ سیاست پر اپنی گرفت قائم رکھنے کے لیے خفیہ پولیس کو متحرک کر رکھا تھا جو باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ وار رپورٹیں مرتب کر کے حکومت کو بھیجتی تھی۔ وطنِ عزیز کے صفِ اول کے محقق پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد (تمغۂ امتیاز) نے پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کی مسلم لیگ کے متعلق خفیہ پولیس رپورٹیں کتابی شکل میں منظرِ عام پر لا کر تحریکِ پاکستان پر کام کرنے والے حضرات کے لیے تحقیق کی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ یہ رپورٹیں نہ صرف مجاہدینِ تحریکِ پاکستان کی جدوجہد کے ولولہ انگیز مناظر ہمارے سامنے لاتی ہیں بلکہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ انگریز حکمران کس قدر باریک بینی سے مسلم لیگ کی سرگرمیوں کا جائزہ لے رہے تھے۔

تحریکِ پاکستان کے آخری سات سالوں کی پنجاب پولیس کی خفیہ رپورٹوں میں مجاہدِ ملت مولانا نیازی علیہ الرحمہ کی جدوجہد اور آپ کی جرأت وشجاعت کی جھلکیاں واضح نظر آتی ہیں۔ مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن قصور کے بانی صدر جناب محمد صادق قصوری صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اس اہم تاریخی مواد کو اردو ترجمے اور حواشی سے مزین کیا جائے تاکہ اردو دان طبقہ بھی استفادہ کر سکے۔ استادِ محترم پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد صاحب نے میری درخواست پر نہ صرف مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ کے تذکروں پر مشتمل رپورٹوں کا انگریزی متن، اردو ترجمہ اور حواشی کے ساتھ شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اپنے گراں قدر تاثرات سے بھی نوازا۔ برادرم صاحبزادہ محمد گل ضمیر رضوی نے حواشی کے سلسلے میں بعض اہم کتب فراہم کیں جبکہ برادرم محمد فہیم رضوی نے پروف ریڈنگ کے فرائض سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد ضیاء الحق چوہان
۲۹ مئی ۲۰۱۵ء (جمعۃ المبارک)
mzchohan@hotmail.com

﴾تاثرات واجازت نامۂ اشاعت﴿

قیامِ پاکستان سے قبل پنجاب پولیس کی ہفتہ وار خفیہ رپورٹیں تحریکِ آزادی پر تحقیق کرنے والوں کے لیے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ انگریز حکمرانوں نے مسلم لیگ کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھی ہوئی تھی اور وہ آزادی کے متوالوں کے ہر جلسے اور ہر میٹنگ کی کارروائی سے باخبر رہنے کا اہتمام کرتے تھے۔

مجاہدِ ملت عبدالستار خان نیازی نے ۱۹۳۷ء میں علامہ محمد اقبال کے ایماء پر اپنے چند دوستوں کے ساتھ مل کر "پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن" کی بنیاد رکھی اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو آزادی کے حصول کے لیے وقف کر دیا۔ آپ نے "پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن" کے صدر (۱۹۳۸ء۔۱۹۴۰ء) اور "آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن" کے جوائنٹ سیکرٹری (۱۹۴۱ء) کے مناصب پر فائز ہو کر مسلمان طلباء کو منظم کر کے تحریکِ آزادی کا ہراول دستہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ زمانہ طالبعلمی کے بعد "پاکستان رورل پروپیگنڈا کمیٹی"، "پنجاب مسلم لیگ" اور "آل انڈیا مسلم لیگ" کے پلیٹ فارم سے آپ نے مسلم لیگ کو عوام کے دلوں کی دھڑکن بنانے کے لیے انتھک جدوجہد کی۔ بابائے قوم قائدِ اعظم محمد علی جناح نے آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ۱۹۴۱ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ "جس قوم کے پاس عبدالستار خان نیازی جیسے پیکرانِ یقین و صداقت اور صاحبانِ عزم و ہمت ہوں اس کے پاکستان کو کون روک سکتا ہے۔" *

مولانا نیازی نے نہ صرف قیامِ پاکستان کے لیے عظیم خدمات سرانجام دیں بلکہ آزادی کے بعد استحکامِ پاکستان کے لیے بھی طویل جدوجہد کی۔

۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء تک کے عرصے کی پولیس رپورٹوں میں جا بجا مولانا نیازی کی جدوجہدِ آزادی کے

---

* محمد صادق قصوری، نذرِ مجاہدِ ملت، زاویہ پبلشرز لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۹۶

تذکرے ملتے ہیں جن کو میں نے اپنی ایک کتاب میں پیش کیا ہے۔** محمد ضیاء الحق چوہان نے بڑی محنت سے مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن کی طرف سے ان رپورٹوں میں مولانا نیازی کی جدوجہد کے حوالے سے بکھرے ہوئے موتیوں کا نہ صرف ترجمہ کیا بلکہ ان کو یکجا کر کے ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ مزید برآں حاشیوں سے ان رپورٹوں کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اردو کے قارئین، تاریخ کے طلباء، اساتذہ اور محققین کے لیے ان کا مطالعہ یقیناً مفید ہو گا۔

مجاہدینِ تحریکِ پاکستان کے کارناموں کو مرتب کر کے قوم کے سامنے لانا ایک اہم کام ہے۔ اس سے نہ صرف ایک قومی فریضہ ادا ہوتا ہے بلکہ نیازی صاحب ایسی عظیم شخصیات کی یاد سے ہمارا اسلامی تاریخ کے ساتھ رشتہ استوار ہوتا ہے اور مسلم تہذیب و تمدن کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ جدید دور میں پاکستانی تہذیب و تمدن کو اردو اور دیگر زبانوں میں اجاگر کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ نوجوان نسل ان کی خدمات یاد رکھ کر تحریکِ پاکستان کے تقاضوں کو آگے بڑھائے اور ملک و ملت کی خدمت کر کے جدید دور میں اسلام کی صحیح روح اور چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرے۔ مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن قصور کی موجودہ کاوش اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میں اس پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد (تمغۂ امتیاز)

چیئرمین شعبہ مطالعۂ پاکستان، الخیر یونیورسٹی (آزاد کشمیر)

سابق ڈائریکٹر قومی ادارہ برائے تحقیقِ تاریخ و ثقافت

و پروفیسر قائدِ اعظم چیئر، قائدِ اعظم یونیورسٹی اسلام آباد

۵ مئی ۲۰۱۵ء، منگل

** Riaz Ahmad, *The Punjab Muslim League 1906-1947 Secret Police Abstracts* (Islamabad: National Institute of Historical and Cultural Research, 2008).

Lahore, week ending the 8th March 1941 [1]

Inaugurating the first session of the conference, Mirza Abdul Hamid Chairman of the Reception Committee, delivered a lengthy address, the gist of which was that Islamic principles demanded that Muslims should rule themselves and precluded any possibility of their associating with Hindus under the domination of that community. Mr. Jinnah announced that he would reserve his speech for the following day; and Abdus Sattar Niazi, M.A., then moved a resolution endorsing the Lahore Pakistan resolution of the Muslim League. Speaking on this resolution, he declared that Muslims had to fight three classes of enemies, the English, Hindus and renegade Muslims, and added that Muslims could not subscribe to Mr. Amreys advice to put India first. He deplored the absence of the Premier and criticized him for delivering anti-Pakistan speeches. The session concluded with further speeches in support of the Pakistan Scheme by Mirza Abdul Hamid, Muhammad Noman, President of the All-India Students Federation, Aligarh and Zahur Hussain Dar, after which the resolution was carried unanimously.

لاہور، ۸ مارچ ۱۹۴۱ء کو ختم ہونے والا ہفتہ [۲]

کانفرنس کی پہلی نشست کا افتتاح کرتے ہوئے استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین مرزا عبدالحمید [۳] نے ایک طویل خطاب کیا جس کا نچوڑ یہ تھا کہ اسلامی اصولوں کا تقاضا ہے کہ مسلمان اپنے اوپر خود حکمران ہوں، انہوں نے مسلمانوں کے ہندوؤں کے زیر تسلط رہنے کا ہر امکان مسترد کر دیا۔ مسٹر جناح نے اپنا خطاب اگلے روز کے لئے اٹھا رکھنے کا اعلان کیا، اور پھر عبدالستار نیازی ایم اے نے مسلم لیگ کی قراردادِ لاہور / پاکستان کی حمایت میں ایک قرارداد پیش کی۔ اس قرارداد پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا کہ مسلمانوں کو تین دشمن طبقات انگریز، ہندو

---

1. Riaz Ahmad, *The Punjab Muslim League 1906-1947 Secret Police Abstracts* (Islamabad: National Institute of Historical and Cultural Research, 2008), 79-80.

۲۔ یہ رپورٹ اسلامیہ کالج لاہور میں یکم و دو مارچ کو قائداعظم کی صدارت میں منعقد ہونے والی پاکستان کانفرنس کے متعلق ہے۔

۳۔ پروفیسر مرزا عبدالحمید (۱۹۱۱ء۔۱۹۷۲ء) مولانا عبدالستار خان نیازی کے بعد پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر بنے۔ آپ نے تحریکِ پاکستان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اشاعتِ اسلام کالج لاہور سمیت کئی کالجوں میں پرنسپل کے طور پر کام کیا۔

اور غدار مسلمانوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلمان ہندوستان کو مقدم رکھنے کی مسٹر ایمرے [۴] کی نصیحت کی تائید نہیں کر سکتے۔ انہوں نے وزیراعظم کی غیر حاضری پر افسوس کا اظہار کیا اور پاکستان کے خلاف تقاریر کرنے پر انہیں تنقید کا نشانہ بنایا [۵]۔ پاکستان سکیم کی حمایت میں مرزا عبدالحمید، علی گڑھ سے آل انڈیا سٹوڈنٹس

۴۔ لیوپولڈ سٹینیٹ ایمرے (۱۸۷۳ء۔۱۹۵۵ء) Leopold Stennett Amery کا تعلق برطانیہ کی کنزرویٹو پارٹی (Conservative Party) سے تھا۔ ایمرے نے ۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۵ء سیکرٹری آف سٹیٹ برائے ہندو برما کے عہدے پر کام کیا۔

۵۔ سرسکندر حیات خان (۱۸۹۲ء۔۱۹۴۲ء) پنجاب اسمبلی کے ممبر، ڈپٹی گورنر ریزرو بینک آف انڈیا، یونینسٹ پارٹی کے سربراہ اور وزیر اعظم پنجاب رہے۔ ''پاکستان کانفرنس'' سے چند روز قبل انہوں نے پاکستان کی شدید مخالفت کرتے ہوئے پنجاب میں پنجابیوں کی حکومت کا نعرہ بلند کیا تھا۔ مولانا نیازی نے اپنے خطاب میں اس سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا:

ہم پاکستان کے اندر ایک ایسی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں جو رنگ، نسل، قومیت، وطنیت، علاقائیت اور دیگر تعصبات سے پاک ہو۔ اس میں حاکمیتِ اعلیٰ کا حق ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا نہیں مانتے کیونکہ

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے　　حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آزری

حاکمیتِ مطلقہ اور ملکیتِ مطلقہ میں ہم نیابت و امانت کے اصول کو تسلیم کر کے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا نقشہ دماغ میں رکھتے ہیں۔ ہمارا اللہ رب الناس ہے، ملک الناس ہے، الٰہ الناس ہے اس لیے پنجاب میں پنجابی کی حکومت، ہندوستان میں ہندوستانی کی حکومت اور بلوچستان میں بلوچی کی حکومت کے تصور کو مسترد کر کے ربانی خلافت کے اصول کو اپنے مجوزہ خطۂ پاکستان میں نافذ العمل کرنا چاہتے ہیں۔ سرسکندر کی یہ بھول ہے کہ پنجاب میں پنجابیوں کی حکومت ہوگی۔ خوشامدیوں نے اس کا دماغ خراب کر رکھا ہے ورنہ جہاں تک ملتِ اسلامیہ ہند کا تعلق ہے ہم انگریز کے اس کاسہ لیس وزیراعظم کی حیثیت ایک ٹکے سے زیادہ نہیں سمجھتے اور وہ وقت بالکل قریب ہے کہ سوائے قائداعظم کی جوتیوں میں بیٹھنے کے اسے کسی دوسری جگہ پناہ نہیں ملے گی۔

قراردادِ پاکستان کی منظوری ہماری زندگی میں ایک زبردست انقلابی موڑ ہے، تم لوگ پاکستان کی تائید کرنے سے پہلے ان خطرات اور محرکات کا بھی اندازہ کر لو جو تمہارے راستے میں سنگِ گراں بن کر رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ میں اس موقع پر بیعت عقبیٰ اولیٰ کے ان گیارہ مجاہدین کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں کہ جب مدینہ طیبہ سے آنے والے گیارہ عشاقِ رسول (ﷺ) نے بیعت کر لی تو ان کے قائد حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے رفقاء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''جانتے ہو کہ لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا مطلب کیا ہے؟ یہ جن و انس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے، تمام دنیا سے لڑائی ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ تمہاری مخالفت پر کمر بستہ ہو جائے گا۔ اگر تم ان سب مشکلات کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے ہو تو پھر ضرور بیعت کرو ورنہ اپنے آپ کو فریب نہ دو۔''

سب نے جواب دیا کہ ''ہم خوب سوچ سمجھ کر بیعت کر رہے ہیں اور بیعت کے بعد سب کچھ قربان کر دیں گے۔''

بعینہٖ آپ لوگ بھی نظریۂ پاکستان سے متفق ہونے کے بعد ان تمام قربانیوں کے لیے تیار ہو تو بے شک اس قرارداد کی تائید کرو، بصورتِ دیگر نہ اپنے آپ کو دھوکہ دو اور نہ قائداعظم کو دھوکہ دو۔

وہ ابھی سے لوٹ جائیں جنہیں ہو زندگی پیاری

ہمیں ادھورے مقلدین کی ضرورت نہیں ہے، بے عمل لوگوں کی پاکستان کو ضرورت نہیں، منافقین کی ضرورت نہیں، کیونکہ

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجیے　　اک آگ کا دریا ہے اور تیر کے جانا ہے

جہاں تک ہمارے رفقاء کا تعلق ہے ہم اس بھرے مجمع میں ببانگِ دہل اعلان کرتے ہیں کہ ہم قیامِ پاکستان کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے، جب تک پاکستان نہیں بن جاتا زندگی کی تمام لذتیں، راحتیں اور آسائشیں تیاگ کر ہم سربکف میدانِ عمل میں سرگرمِ عمل رہیں گے، نہ خود چین سے بیٹھیں گے اور نہ کسی کو چین سے بیٹھنے دیں گے۔ اے حاضرین! آپ اسی جذبے کے تحت قرارداد پاس کریں۔

مولانا نیازی کے اس ولولہ انگیز خطاب کو سن کر قائداعظم نے ارشاد فرمایا تھا: ''جس قوم کے پاس عبدالستار خان نیازی جیسے پیکرانِ یقین و صداقت اور صاحبانِ عزم و ہمت ہوں اس کے پاکستان کو کون روک سکتا ہے۔'' محمد صادق قصوری، خطباتِ مجاہدِ ملت، مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن قصور، ۲۰۱۴ء، ص ۱۲۔۱۵

فیڈریشن کے صدر محمد نعمان[۶] ،اور ظہور حسین ڈار[۷] کے خطابات کے ساتھ سیشن اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔

☆☆☆☆☆

Simla, weekending the 13th September 1941[8]

Dissensions have occurred in the Provincial Muslim League as a result of the refusal of Abdus Sattar Khan Niazi and Haji Amin-ud-Din Sehrai to withdraw in favour of K.S. Amir-ud-Din the approved nominee of the Provincial Muslim League Parliamentary Board. At a Muslim League meeting attended by 1,000 persons, held at Lahore on the 6th of September, Nawab Sir Shah Nawaz Khan of Mamdot urged the audience to vote for K.S. Amir-ud-Din and referring to allegations that Mr. Jinnah had sent a telegram disapproving of the candidature of K.S. Amir-ud-Din, stated that the League High Command had no authority to interfere in Punjab Assembly election affairs, but denied that any such interference had taken place. He deplored that Haji Amin-ud-Din Sehrai should have filed nomination papers despite his promise to abide by the decision of the Provincial Muslim League Parliamentary Board, and added that Abdus Sattar Khan Niazi (who had also filed nomination paper) lacked the qualities requisite for a politician. Other speakers urged Abdus Sattar Khan Niazi and Haji Amin-ud-Din Sehrai to withdraw in favour of K.S. Amir-ud-Din, and also delivered speeches in praise of the Pakistan Scheme. Two other electioneering meetings in support of Haji Amin-ud-Din Sehrai and Mrs. K.L. Gauba respectively were held during the week in Lahore.

۶۔ محمد نعمان (۱۹۱۴ء۔۱۹۷۲ء) نے برصغیر میں مسلم طلبہ کی تنظیم سازی کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پہلے آرگنائزنگ سیکرٹری منتخب ہوئے۔ بعدازاں جنرل سیکرٹری، نائب صدر اور صدر بھی رہے۔

۷۔ ظہور الحسن ڈار (۱۹۲۴ء۔۱۹۷۹ء) کا تعلق ایم اے او کالج امرتسر سے تھا۔ آپ نے تحریکِ پاکستان میں بطور طالبعلم رہنما اہم کردار ادا کیا۔ آپ بطور صحافی زمیندار اور نوائے وقت کے ساتھ منسلک رہے۔ زیرِ نظر پولیس رپورٹ میں آپ کا نام ظہور حسین ڈار غلط لکھا گیا ہے۔

8. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 87.

شملہ، ۱۳ستمبر ۱۹۴۱ء کوختم ہونے والا ہفتہ [۹]

صوبائی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے نامزد امیدوار خان صاحب امیر الدین [۱۰] کے حق میں دستبردار ہونے سے عبدالستار خان نیازی اور حاجی امین الدین صحرائی [۱۱] کے انکار کے نتیجے میں صوبائی مسلم لیگ میں نزاع پیدا

۹۔ خالد لطیف گابا (۱۸۹۹ء۔۱۹۸۱ء) کے دیوالیہ ہو جانے کے باعث اندرون لاہور کے ایک حلقے میں ضمنی انتخاب ہونا تھا۔ سر سکندر حیات خان اور نواب سر شاہنواز خان کی خواہش پر پنجاب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے میاں امیر الدین کو ٹکٹ دیا۔ یونینسٹ پارٹی کی اس سازش سے جب قائدِ اعظم کو آگاہ کیا گیا تو انہوں نے اپنے سیکرٹری مطلوب الحسن سید (۱۹۱۵ء۔۱۹۸۴ء) کے ذریعے مولانا نیازی کو تاکید کی کہ وہ اپنے کاغذات نامزدگی جمع کروادیں۔ عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ ''معاملہ قائدِ اعظم تک پہنچا جنھوں نے میاں امیر الدین کے بارے میں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور تار کے ذریعے جواب دیا کہ میں نے الیکشن میں دخل دینے سے انکار کر دیا ہے لیکن امیر الدین کو میں منظور نہیں کرتا۔'' (عاشق حسین بٹالوی، ہماری قومی جدوجہد: جنوری ۱۹۴۰ء سے دسمبر ۱۹۴۲ء تک، لاہور، 1975ء، ص ۸۴)

۲۳ اگست کو بمبئی (موجودہ نام ممبئی) میں ممتاز مسلم لیگی رہنماء ملک برکت علی (۱۸۸۵ء۔۱۹۴۶ء) نے قائدِ اعظم سے ملاقات کی اور مولانا نیازی کی پرزور سفارش کی۔ ۲۵ اگست کو نواب ممدوٹ اور ملک برکت علی نے اکٹھے قائدِ اعظم سے ملاقات کی تو ''مسٹر جناح نے نواب صاحب سے کہا کہ وہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ ایک سب رجسٹرار [میاں امیر الدین] کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا جائے۔ یہ ٹکٹ مولوی عبدالستار نیازی کو ملنا چاہیے جنھوں نے مسلم لیگ کی بہت خدمت کی ہے اور جو نہایت مخلص نوجوان ہیں۔'' (ایضاً، ص ۸۶) قائدِ اعظم نے ۱۷ اگست کو مولانا نیازی کے نام خط میں انہیں کاغذات نامزدگی جمع کرانے کی اجازت دی (قائدِ اعظم پیپرز، نیشنل آرکائیوز آف پاکستان، کیبنٹ ڈویژن حکومت پاکستان اسلام آباد، فائل نمبر ۳۹۳، ص ۱۳۔۱۴) اور ۲۷ اگست کے خط میں لکھا کہ اگر وہ نواب ممدوٹ کو قائل کر لیں تو ان کی نامزدگی کی خبر سے انہیں [یعنی قائدِ اعظم کو] خوشی ہوگی۔ (ایضاً، ص ۱۶) قائدِ اعظم کی پسند اور خواہش کے برعکس جب سکندر حیات خان اور نواب ممدوٹ نے میاں امیر الدین کو ٹکٹ دے کر ان کے حق میں مہم چلائی تو ملک برکت علی نے تمام تفصیلات ٹریبیون (Tribune) لاہور کے ۱۱ ستمبر ۱۹۴۱ء کے شمارے میں شائع کر کے یونینسٹ سازش کا پردہ چاک کر دیا۔ مولانا نیازی کے کاغذات جمع ہوئے تو یونینسٹ حضرات میں کھلبلی مچ گئی۔ مولانا نیازی کو دستبردار کروانے کے لیے سکندر حیات خان نے سردار اورنگزیب خان اور ابوسعید انور کے ذریعے بیس ہزار روپے اور دیگر مراعات کی پیشکش کی تو مولانا نیازی نے فرمایا کہ میں قائدِ اعظم کے حکم پر میدان میں اترا ہوں، جب تک سکندر حیات ''نیشنل ڈیفنس کونسل'' سے مستعفی ہو کر قائدِ اعظم سے معافی نہیں مانگ لیتا ہماری جنگ جاری رہے گی۔ حالات کا رخ دیکھتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے نہ صرف ''نیشنل ڈیفنس کونسل'' سے استعفیٰ دے دیا بلکہ قائدِ اعظم سے معافی بھی مانگ لی۔ سکندر حیات خان کے قائدِ اعظم کے سامنے جھک جانے سے مولانا نیازی کا مشن مکمل ہو گیا چنانچہ انہوں نے انتخاب سے دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ اس موقع پر میاں امیر الدین نے ابوسعید انور کے ذریعے مولانا نیازی کو ضمنی انتخاب کے سلسلے میں ہونے والے اخراجات کی ادائیگی کی پیشکش کی تو آپ نے فرمایا کہ ہمارا انتخاب کے لیے کھڑا ہونا کسی ذاتی غرض، مفاد یا لالچ کے لئے نہیں تھا بلکہ ہم یہ چاہتے تھے کہ سر سکندر قائدِ اعظم کا وفادار بن جائے اور دس کروڑ مسلمانوں کے مؤقف سے آگاہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ ہم نے جو خرچ کیا ہے ملی غیرت اور ذاتی کردار کی استقامت کی خاطر کیا ہے، ہم اس کا اجر کسی سے نہیں لیتے۔ فرض کی ادائیگی کا شوق اور ولولہ تھا جو ہم نے پورا کر دکھایا۔

۱۰۔ میاں امیر الدین (۱۸۸۹ء۔۱۹۸۹ء) کا تعلق یونینسٹ پارٹی سے تھا۔ بعد ازاں مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں لاہور کے میئر منتخب ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد انجمن حمایت اسلام کے صدر بھی رہے۔

۱۱۔ حاجی امین الدین صحرائی ''پنجاب پراونشل مسلم سکاؤٹس ایسوسی ایشن'' کے سیکرٹری (۱۹۳۲ء) اور آل انڈیا اینٹی ستیارتھ پرکاش کانفرنس کے آرگنائزر رہے۔ آپ نے شہید گنج مسجد کے معاملے میں قائدِ اعظم کی خدمات کے سلسلے میں خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے ''آل انڈیا مسلم لیگ'' کے اجلاس بمبئی (اپریل ۱۹۳۶ء) میں قرارداد پیش کی۔ آپ مسلم لیگ کے مخلص کارکن تھے۔

ہو گیا ہے۔ ۶ ستمبر کو لاہور میں منعقدہ ایک ہزار شرکاء پر مشتمل اجلاس میں سر شاہنواز خان آف ممدوٹ[۱۲] نے حاضرین کو خان صاحب امیر الدین کو ووٹ دینے کی تاکید کی اور مسٹر جناح کی طرف سے خان صاحب امیر الدین کی امیدواری کو مسترد کرنے کے بارے میں تاثر دیئے جانے کے الزامات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ لیگ کی اعلیٰ قیادت کے پاس پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے معاملے میں مداخلت کا کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ انہوں نے لیگ کی اعلیٰ قیادت کی طرف سے ایسی کسی بھی مداخلت کے وقوع کو رد کر دیا۔ صوبائی مسلم لیگ پارلیمینٹری بورڈ کے فیصلے کی پابندی کرنے کے وعدے کے باوجود حاجی امین الدین صحرائی کی طرف سے کاغذاتِ نامزدگی داخل کرنے پر انہوں نے افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عبدالستار خان نیازی (جنہوں نے کاغذاتِ نامزدگی داخل کرائے تھے) میں ایک سیاستدان کی ضروری خصوصیات موجود نہیں ہیں۔ دیگر مقررین نے عبدالستار خان نیازی اور حاجی امین الدین صحرائی پر خان صاحب امیر الدین کے حق میں دستبرداری کے لیے زور دیا اور پاکستان سکیم کی توصیف میں خطابات کیے۔ حاجی امین الدین صحرائی اور مسز کے ایل گابا کی حمایت کے لئے لاہور میں اس ہفتے کے دوران دو اور انتخابی اجلاس بھی منعقد ہوئے۔

☆☆☆☆☆

Lahore, week ending the 7th February 1942 [13]

Abdus Sattar Khan Niazi urged Government to repeal the Sales Tax Act.

لاہور، ۷ فروری ۱۹۴۲ء کو ختم ہونے والا ہفتہ[۱۴]

عبدالستار خان نیازی نے حکومت پر سیلز ٹیکس ایکٹ کی تنسیخ کے لئے زور دیا۔

☆☆☆☆☆

۱۲۔ نواب سر شاہنواز خان ممدوٹ (۱۸۸۳ء۔۱۹۴۲ء) نے ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر رہے۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس کے موقع پر آپ نے صدر مجلسِ استقبالیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔

13. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 93.

۱۴۔ تاجروں اور دکانداروں پر لگائے گئے غیر منصفانہ سیلز ٹیکس کے خلاف اس ہفتے میں لاہور سٹی مسلم لیگ نے کئی اجلاس منعقد کیے۔ ۴ فروری کو منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں چار ہزار افراد شریک تھے۔ مقررین میں لاہور سٹی مسلم لیگ کے صدر نوابزادہ رشید علی خان، عبداللہ انور بیگ، خواجہ عبدالغنی، پروفیسر عنایت اللہ ملک، سید مصطفیٰ خالد گیلانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی شامل تھے۔

Lahore, weekending the 6th March 1943 [15]

Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi has issued a programme for the Punjab Provincial Muslim League in which it has laid down that all Branch League Committees should have a regular office with the League flag hoisted over it, that all members should concentrate on expanding the League and should pay special attention to League propaganda, that Muslim religious festivals should be held under the auspices of the Muslim League, that charitable donations should be utilized to create a central fund, that the Muslim National Guard organization should be expanded, and that district conferences should be held once a month. This programme, it is believed, have been devised in the hope of counteracting the influence of the Muslim Workers Board.

لاہور، ۶ مارچ ۱۹۴۳ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

محمد عبدالستار خان نیازی نے پنجاب صوبائی مسلم لیگ کے لئے ایک پروگرام جاری کیا[۱۶] جس میں قرار دیا گیا تھا کہ:

☆ لیگ کی تمام برانچ کمیٹیوں کا باقاعدہ دفتر ہونا چاہیے جس پر لیگ کا پرچم لہرا رہا ہو،

☆ تمام ممبران کو لیگ کی توسیع پر توجہ دینی چاہیے اور لیگ کے پیغام کی نشر و اشاعت پر خصوصی توجہ دینی چاہیے،

☆ مسلمانوں کے مذہبی تہوار مسلم لیگ کے زیر اہتمام منعقد کئے جائیں،

☆ خیرات و عطیات کو ایک مرکزی فنڈ کی تشکیل کے لئے استعمال کیا جائے،

☆ مسلم [لیگ] نیشنل گارڈ[۱۷] تنظیم کو پھیلایا جائے اور ماہانہ بنیادوں پر ضلعی کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔

یقین کیا جاتا ہے کہ یہ پروگرام مسلم ورکرز بورڈ[۱۸] کا اثر توڑنے کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

---

15. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 125.

۱۶۔ اُن دنوں مولانا عبدالستار خان نیازی پنجاب مسلم لیگ کے سیکرٹری تنظیم و اطلاعات (Secretary Organization and Information) تھے۔

۱۷۔ مسلمانوں کو اسلامی روایات کے مطابق منظم کرنے اور مسلم لیگ کے جلسوں میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے قائدِاعظم کی اجازت سے نواب صدیق علی (۱۹۰۰ء۔۱۹۷۴ء) کی سربراہی میں ۱۷ جون ۱۹۴۰ء کو مسلم لیگ نیشنل گارڈز تنظیم قائم کی گئی۔

۱۸۔ پنجاب میں مسلم لیگ کے پیغام کو عام کرنے کے لیے ۱۹۴۲ء میں مولانا ظفر علی خان کی صدارت میں مسلم لیگ ورکرز بورڈ قائم کیا گیا۔ لیکن بعض تحفظات کی بناء پر جلد ہی قائدِاعظم نے بورڈ کی سرگرمیاں معطل کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

Lahore, week ending the 13th November 1943 [19]

A fairly successful Muslim League conference was held at Sangla Hill in Sheikhupura district on October the 30th and 31st. The more important persons attending the meeting were taken in a procession in which 25 badly dressed Muslim National Guards were foremost. There were about 3,000 people in the procession. After hoisting the Muslim League flag the Nawab of Mamdot made a short speech and then left. The President of the conference was Abdul Rab, Minister of the North-West Frontier Province. Speeches were made by the President, Syed Mustafa Shah Gilani of Rawalpindi, Professor Muqbil of the M.A.O. College, Amritsar, Mirza Abdul Hamid a Professor of the Islamia College, Lahore, Sheikh Karamat Ali, M.L.A., Muhammad Bashir of Gurdaspur, Abdus Sattar Niazi, Propaganda Secretary of the Provincial Muslim League and Malik Muhammad anwar, President of the Sheikhupura Muslim League. The speeches mentioned the famine in Bengal, praised Mr. Jinnah, criticized the *Jat Mahasabha* and the Punjab Muslim Rajput conference, claimed that Hindus had seized all real power in India, attacked Sir Chhotu Ram and stated there should be no Muslim M.L.A.s who were not whole-hearted members of the Muslim League. Resolutions were passed, the most important of which expressed confidence in Mr. Jinnah's leadership and declared that Pakistan was the only solution to the communal question. Other resolutions were unimportant and concerned water-logging and an increase in the quota of sugar and kerosene oil for Sheikhupura district. The audience varied from 1,500 to 3,000.

لاہور، ۱۳ نومبر ۱۹۴۳ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

۳۰ اور ۳۱ اکتوبر کو سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں ایک عظیم الشان مسلم لیگ کانفرنس منعقد ہوئی۔ زیادہ

19. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 142-143.

اہم شرکاء کو جلوس کے ہمراہ جلسہ گاہ میں لایا گیا، بھدے سے لباس میں ملبوس پچیس مسلم [لیگ] نیشنل گارڈز جلوس کے آگے چل رہے تھے۔ شرکاءِ جلوس کی تعداد تقریباً تین ہزار تھی۔ مسلم لیگ کا پرچم لہرائے جانے کے بعد نواب آف ممدوٹ [20] نے مختصر خطاب کیا اور چلے گئے۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ [21] کے وزیر عبدالرب [22] کانفرنس کے صدر تھے۔ صدرِ جلسہ، راولپنڈی سے سید مصطفیٰ شاہ گیلانی [23]، ایم اے او کالج امرتسر کے پروفیسر مقبل [24]، اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر مرزا عبدالحمید، شیخ کرامت علی ایم ایل اے [25]، گورداسپور سے محمد بشیر [26]، صوبائی مسلم لیگ کے سیکرٹری نشر و اشاعت عبدالستار نیازی اور شیخوپورہ مسلم لیگ کے صدر ملک محمد انور [27] نے خطابات کئے۔ خطابات میں بنگال کے قحط کا تذکرہ ہوا، مسٹر جناح کی تحسین کی گئی، جاٹ مہاسبھا [28] اور پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس پر تنقید

۲۰۔ نواب افتخار حسین خان ممدوٹ (۱۹۰۶ء۔۱۹۶۹ء) اپنے والد نواب سر شاہنواز خان ممدوٹ کی وفات کے بعد ۱۹۴۲ء میں پنجاب مسلم لیگ کے صدر بنے۔ خضر وزارت کے خلاف تحریکِ سول نافرمانی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد وزیرِ اعلیٰ پنجاب (۱۹۴۷ء۔۱۹۴۹ء)، آئین ساز اسمبلی کے ممبر (۱۹۴۷ء۔۱۹۵۵ء) اور گورنر سندھ (۱۹۵۳ء۔۱۹۵۵ء) رہے۔

۲۱۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ / صوبہ سرحد کا نام ۲۰۱۰ء میں تبدیل کر کے صوبہ خیبر پختونخواہ رکھا گیا ہے۔

۲۲۔ ممتاز مسلم لیگی رہنما سردار عبدالرب نشتر (۱۸۹۹ء۔۱۹۵۸ء) قیامِ پاکستان کے سفر میں قائدِ اعظم کے معتمد رفیق تھے۔ آپ نے سرحد اسمبلی کے ممبر (۱۹۳۷ء۔۱۹۴۵ء)، صوبائی وزیرِ خزانہ (۱۹۴۳ء۔۱۹۴۵ء)، رکن مرکزی اسمبلی ہند و وزیرِ مواصلات (۱۹۴۶ء)، رکن دستور ساز اسمبلی پاکستان و وزیرِ مواصلات (۱۹۴۷ء۔۱۹۴۹ء)، گورنر پنجاب (۱۹۴۹ء۔۱۹۵۱ء)، وفاقی وزیرِ صنعت (۱۹۵۱ء۔۱۹۵۳ء) اور صدر پاکستان مسلم لیگ (۱۹۵۶ء۔۱۹۵۸ء) کے مناصب پر خدمات سرانجام دیں۔

۲۳۔ سید غلام مصطفیٰ شاہ خالد گیلانی (۱۹۰۷ء۔۱۹۸۹ء) پرائمری مسلم لیگ سے لے کر صوبائی مسلم لیگ تک کے ممتاز عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۷ء تک آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن رہے۔ پنجاب میں یونینسٹ حکومت کے خلاف آپ نے بھرپور مہم چلائی، سرحد کے ریفرنڈم اور سندھ میں جی ایم سید کے خلاف الیکشن میں مسلم لیگ کے لئے زبردست خدمات سرانجام دیں۔

۲۴۔ پروفیسر دلدار خان مقبل ایم اے او کالج امرتسر اور ایم اے او کالج لاہور میں فارسی کے استاد رہے۔ پنجاب مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن کے طور پر تحریکِ آزادی میں اہم خدمات سرانجام دیں۔ قائدِ اعظم اور لیاقت علی خان کے ساتھ آپ کی خط و کتابت رہی۔

۲۵۔ شیخ کرامت علی ایم ایل اے (Member Legislative Assembly) پنجاب اسمبلی کے یونینسٹ ممبر تھے، "سکندر۔بلدیو معاہدہ ۱۹۴۲ء" پر آپ نے اسمبلی میں شدید تنقید کی اور یونینسٹ پارٹی چھوڑ کر مسلم لیگ سے مکمل طور پر وابستہ ہو گئے۔ آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا رکن بنا لیا گیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد پنجاب کے پہلے وزیرِ تعلیم کی حیثیت سے آپ نے اہم خدمات سرانجام دیں۔

۲۶۔ بشیر احمد خان انجمن اسلامیہ گورداسپور اور ضلع مسلم لیگ گورداسپور کے صدر رہے۔ آپ نے ۱۹۶۱ء میں وفات پائی۔

۲۷۔ ملک محمد انور (۱۹۰۰ء۔۱۹۶۵ء) آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے رکن تھے۔ ۱۹۳۸ء میں آپ نے شیخوپورہ میں مسلم لیگ قائم کی اور اس کے پہلے صدر بنے۔ خضر وزارت کے خلاف تحریکِ سول نافرمانی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد گورنر پنجاب کے چیف ایڈوائزر رہے۔

۲۸۔ جاٹ مہاسبھا پنجاب کے جاٹوں کے حقوق کی علمبردار جماعت تھی۔ تحریکِ پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے سر چھوٹو رام نے جاٹ مہاسبھا کے پلیٹ فارم سے جاٹ اتحاد کا نعرہ بلند کیا تھا۔

کی گئی، ہند میں تمام تر حقیقی اختیارات پر ہندوؤں کے قبضے کا دعویٰ کیا گیا، سر چھوٹو رام [۲۹] پر تنقید کی گئی اور کہا گیا کہ کوئی مسلمان ایم ایل اے ایسا نہیں ہونا چاہیے جو مسلم لیگ کا مخلص ممبر نہ ہو۔ قراردادیں پاس کی گئیں جن میں سب سے اہم وہ تھی جس میں مسٹر جناح کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا گیا تھا اور واضح کیا گیا تھا کہ فرقہ وارانہ مسئلے کا واحد حل پاکستان ہے۔ دوسری قراردادیں غیر اہم تھیں جو ضلع شیخوپورہ میں سیم زدگی، چینی اور مٹی کے تیل کے کوٹے میں اضافے سے متعلق تھیں۔ شرکاءِ جلسہ کی تعداد پندرہ سو سے تین ہزار تک رہی۔

☆☆☆☆☆

Simla, weekending the 24th June 1944[30]

Other speeches were made by Nawabzada Liaqat Ali, General Secretary of the All-India Muslim League, Abdul Rehman Changez, Abdul Rab Nishter, Minister of the N.W.F.P. S. Aurangzeb Khan, the premier of the N.W.F.P. Qazi Muhammad Isa, Sayed Qasim Rizvi, G.M. Sayed of Sind, Raja Khair Mehdi of Jhelum, Ghulam Mustafa Shah Gilani, Muhamamd Hashim Gazdar, Minister of Sind, R. Ghazanfar Ali, M.L.A. Zafar Ali Khan, (M.L.A. Central) and Abdus Sattar Niazi of Mianwali. Other prominent persons who were present were Dr. Zia-ul-Islam and the Nawab of Mamdot. Most of the speeches referred to Pakistan and the Muslim fear of Hindu domination. There was considerable criticism of the Punjab Premier and the Unionist Party, and many references were made to the fact that the Muslim League was not opposed to the war effort. Appeals were made to the *Khaksars, Ahrars* and other Muslim parties to unite, and students were exhorted to organize Muslims during their summer vacations. Captain Shaukat Hayat's dismissal was mentioned and H.M. Gazdar said that the All-India Muslim League Council would take up this question. The hope was expressed that Congress and the Muslim League would effect an early settlement to obtain India's independence. Resolutions were passed approving of the expulsion of the Premier from the League, asking the Punjab Government to industrialize the province and to give adequate representation to Muslims, urging Muslim capitalists

---

۲۹۔ سر چھوٹو رام (۱۸۸۱ء۔۱۹۴۵ء) نے یونینسٹ پارٹی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ جاٹوں کو متحد کرنے کے لیے جاٹ مہا سبھا قائم کی۔ پنجاب کے وزیر خزانہ اور وزیر قانون رہے۔ تحریک پاکستان کی بھرپور مخالفت کی۔

30. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 164-166.

to invest their capital in opening new industrial centers in the Punjab and suggesting that the Government should prohibit the publication and sale of the *Quran* by non-Muslims.

شملہ، ۲۴ جون ۱۹۴۴ء کو ختم ہونے والا ہفتہ[۳۱]

دیگر مقررین میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل نوابزادہ لیاقت علی[۳۲]، عبدالرحمن چنگیز، شمال مغربی سرحدی صوبہ کے وزیر عبدالرب نشتر، شمال مغربی سرحدی صوبہ کے وزیر اعلیٰ سردار اورنگزیب خان[۳۳]، قاضی محمد عیسیٰ[۳۴]، سید قاسم رضوی[۳۵]، سندھ سے جی ایم سید[۳۶]، جہلم سے راجہ خیر مہدی[۳۷]، غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی، سندھ

۳۱۔ یہ رپورٹ ۱۷ اور ۱۸ جون کو راولپنڈی میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام اسلامیہ ہائی سکول (مری روڈ) کے گراؤنڈ میں منعقد ہونے والی عظیم الشان مسلم لیگ کانفرنس کے متعلق ہے۔ کانفرنس میں قائدِاعظم کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا، اس کے بعد صدرِ جلسہ کیپٹن شوکت حیات خان نے افتتاحی خطاب کیا۔

۳۲۔ نوابزادہ لیاقت علی خان (۱۸۹۵ء۔۱۹۵۱ء) نے ۱۹۲۳ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور ۱۹۳۶ء سے لے کر قیام پاکستان تک آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آپ صوبہ اتر پردیش (یو۔پی) کی مجلس قانون ساز کے چودہ سال تک رکن رہے، ۱۹۴۰ء میں برطانوی ہند کی مرکزی قانون ساز اسمبلی کے رکن بنے، ۱۹۴۶ء میں عبوری حکومت کے وزیر خزانہ کی حیثیت سے آپ نے ایسا عوامی بجٹ پیش کیا جس نے ہندو سرمایہ داروں کی نیندیں حرام کر دیں۔ آپ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم بنے۔

۳۳۔ سردار اورنگزیب خان (۱۸۹۲ء۔۱۹۵۷ء) تحریکِ پاکستان کے نامور کارکن تھے۔ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن رہے، ۱۹۴۳ء تا ۱۹۴۵ء صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ رہے۔ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کو مقبول بنانے کے لیے آپ نے بھرپور جدوجہد کی۔ صوبہ سرحد کے ریفرنڈم کی کامیابی میں بھی آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد برما میں سفیر (۱۹۴۹ء۔۱۹۵۳ء) رہے۔

۳۴۔ قاضی محمد عیسیٰ (۱۹۱۳ء۔۱۹۷۶ء) کو ۱۹۴۰ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا سب سے کم عمر رکن بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ نے بلوچستان میں سیاسی بیداری کے لیے نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں لاہور کے تاریخی اجلاس میں بلوچستان کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ نے قرارداد لاہور کی تائید میں خطاب کیا۔ آپ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک برازیل میں پاکستان کے سفیر رہے۔

۳۵۔ سید محمد قاسم رضوی (۱۹۲۷ء۔۱۹۷۵ء) نے پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پلیٹ فارم سے تحریکِ پاکستان میں عظیم خدمات سرانجام دیں۔ اسلامیہ کالج لاہور میں آپ کو مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی کی شاگردی کا شرف حاصل رہا۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی کے لیے آپ کی خدمات کے اعتراف میں قائدِاعظم نے آپ کو تعریفی سند عطا کی۔

۳۶۔ جی ایم سید (۱۹۰۴ء۔۱۹۹۵ء) کا اصل نام سید غلام مرتضیٰ شاہ تھا۔ ۱۹۳۷ء میں سندھ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے، ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور ۱۹۴۳ء میں سندھ مسلم لیگ کے صدر بنے، آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات کے موقع پر مسلم لیگ ہائی کمان سے اختلافات پیدا ہونے پر مسلم لیگ سے راہیں جدا کر لیں اور قائدِاعظم اور تحریکِ پاکستان کی مخالفت کرنے لگے۔ مسلم لیگ چھوڑ دینے کے باوجود آپ نے مسلم لیگ کے دفتر پر قبضہ برقرار رکھا جسے محمد ہاشم گزدر نے مسلم لیگ نیشنل گارڈز کے سالار نواب صدیق علی کی مدد سے ختم کروایا۔ سندھ کو پاکستان سے الگ کر کے سندھو دیش بنانے کے لیے جی ایم سید نے جئے سندھ تحریک چلائی جس کی پاداش میں بار بار قید اور نظر بندی کی سزا پائی۔

۳۷۔ راجہ خیر مہدی (۱۹۰۸ء۔۱۹۸۶ء) تحریکِ پاکستان کے اہم کارکن تھے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات کے موقع پر آپ پنجاب مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کے رکن منتخب ہوئے۔ جہلم کی سیٹ جیت کر اسمبلی میں پہنچے اور ۱۹۵۸ء تک صوبائی اسمبلی کے ممبر رہے۔ حکومت پنجاب نے آزادی کے لیے آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے تحریکِ پاکستان گولڈ میڈل سے نوازا۔

کے وزیر محمد ہاشم گزدر [۳۸]، راجہ غضنفر علی ایم ایل اے [۳۹]، مرکزی ایم ایل اے ظفر علی خان [۴۰] اور میانوالی سے عبدالستار خان نیازی شامل تھے۔ دیگر اہم حاضرین میں ڈاکٹر ضیاء الاسلام [۴۱] اور نواب آف ممدوٹ شامل تھے۔ اکثر خطابات میں پاکستان کو اور مسلمانوں کے اندر پائے جانے والے ہندو تسلط کے خوف کو موضوع بنایا گیا تھا۔ وزیر اعظم پنجاب [۴۲] اور یونینسٹ پارٹی [۴۳] پر خاصی تنقید کی گئی اور بہت سے حوالوں سے یہ حقیقت واضح کی گئی کہ مسلم لیگ جنگی اقدامات کے خلاف نہیں ہے، خاکساروں، احراریوں [۴۴] اور دیگر مسلم جماعتوں سے متحد ہونے کی درخواست

۳۸۔ محمد ہاشم گزدر (۱۸۹۳ء۔۱۹۶۸ء) کراچی مسلم لیگ کے صدر، سندھ مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری، نائب صدر اور قائم مقام صدر اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن رہے۔ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۵ء تک سندھ کے وزیر داخلہ رہے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات کے موقع پر سندھ مسلم لیگ کے صدر جی ایم سید نے غداری کر کے مسلم لیگ کو مشکل میں ڈال دیا تو آپ نے قائم مقام صدر کی حیثیت سے حالات کو سنبھالا اور اپنی انتھک جدوجہد سے مسلم لیگ کو صوبہ میں کامیابی دلوائی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے متعدد بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کی۔

۳۹۔ راجہ غضنفر علی (۱۸۹۵ء۔۱۹۶۳ء) ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے مگر بعد میں یونینسٹ پارٹی میں شامل ہو کر پارلیمانی سیکرٹری کا عہدہ قبول کر لیا۔ ۱۹۴۳ء میں "خضر۔ جناح کشمکش" کے دوران قائداعظم کا ساتھ دیا اور پارلیمانی سیکرٹری کے عہدے سے مستعفی ہو کر مسلم لیگ میں دوبارہ شامل ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء میں عبوری حکومت میں مسلم لیگ کے پانچ نامزد وزراء میں شامل تھے، آپ کو وزیر صحت بنایا گیا۔ قیام پاکستان کے بعد وزیر خوراک وزراعت و صحت بنے، بعد ازاں مہاجرین کی بحالی و آبادکاری کے وزیر رہے۔ ۱۹۴۸ء تا ۱۹۵۲ء ایران اور ۱۹۵۲ء تا ۱۹۵۳ء ترکی میں سفیر رہے جبکہ ۱۹۵۴ء تا ۱۹۵۶ء بھارت میں ہائی کمشنر اور ۱۹۵۶ء تا ۱۹۵۷ء اٹلی میں سفیر رہے۔

۴۰۔ مولانا ظفر علی خان (۱۸۷۳ء۔۱۹۵۶ء) ہند کی مرکزی قانون ساز اسمبلی کے رکن رہے۔ آپ نے اپنے اخبار "زمیندار" کے ذریعے تحریک آزادی کو بہت تقویت پہنچائی۔ آپ ایک قادر الکلام شاعر اور فصیح اللسان خطیب بھی تھے۔ ان صلاحیتوں کو بھی آپ نے حصول آزادی کے لیے وقف کر دیا تھا۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسے میں قرارداد پاکستان کا اردو ترجمہ آپ نے ہی پیش کیا تھا اور قرارداد کے حق میں ولولہ انگیز خطاب کیا تھا۔ اپنی حق گوئی کی وجہ سے بارہا جیل گئے۔

۴۱۔ ڈاکٹر ضیاء الاسلام (۱۹۱۷ء۔۲۰۰۴ء) ۱۹۴۴ء میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر بنے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں آپ نے نہ صرف خود کئی حلقوں میں جا کر مسلم لیگ کے لیے کام کیا بلکہ طلبہ کے وفود بھی مختلف علاقوں میں روانہ کیے۔ خضر وزارت کے خلاف تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی آبادکاری کے لیے خدمات سرانجام دیں۔

۴۲۔ ملک خضر حیات خان ٹوانہ (۱۹۰۰ء۔۱۹۷۵ء) ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور سر سکندر حیات خان کی کابینہ میں تعمیرات عامہ کے وزیر رہے۔ سر سکندر حیات خان کی وفات کے بعد ۱۹۴۲ء میں یونینسٹ پارٹی کے سربراہ اور پنجاب کے وزیر اعظم بنے، مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی کے نتیجے میں ۲ مارچ ۱۹۴۷ء کو وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو گئے۔

۴۳۔ ۱۹۲۳ء میں سر سکندر حیات خان، سر چھوٹو رام اور سر میاں فضل حسین (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۶ء) نے یونینسٹ پارٹی کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں پنجاب میں یونینسٹ پارٹی نے اکثریت حاصل کی اور حکومت بنائی۔ ۱۹۴۶ء میں اکثریت نہ ملنے پر یونینسٹ پارٹی نے مخلوط حکومت تشکیل دی۔ اس پارٹی نے قیام پاکستان کی راہ میں ہر طرح سے رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کی مگر قیام پاکستان سے چند ماہ قبل نہ صرف یونینسٹ وزارت کا خاتمہ ہو گیا بلکہ یونینسٹ پارٹی بھی ختم ہو گئی۔

۴۴۔ عنایت اللہ مشرقی (۱۸۸۸ء۔۱۹۶۳ء) نے ۱۹۳۱ء میں خاکسار تحریک کی بنیاد رکھی۔ یہ جماعت انگریز سے آزادی کے بعد متحدہ ہندوستان کے حق میں تھی۔ مجلس احرار اسلام ۱۹۲۹ء میں عطاء اللہ شاہ بخاری (۱۸۹۲ء۔۱۹۶۱ء) نے قائم کی۔ یہ جماعت بھی قیام پاکستان کی مخالف تھی۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کے الفاظ "کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے" تاریخ کا حصہ ہیں۔

کی گئی، طلباء کو گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران مسلمانوں کو منظم کرنے کی تاکید کی گئی، کیپٹن شوکت حیات [۴۵] کی برطرفی کا معاملہ اٹھایا گیا اور ایچ ایم گزدر نے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ اس معاملے کو دیکھے گی [۴۶]، امید ظاہر کی گئی کہ کانگریس اور مسلم لیگ آزادیٔ ہند کے لئے جلد کوئی سمجھوتہ کریں گی۔ وزیر اعظم کو لیگ سے نکالنے [۴۷]، صوبے میں صنعتوں کو ترقی دینے کے لیے حکومت سے مطالبے اور مسلمانوں کو مناسب نمائندگی دینے کی قراردادیں پاس کی گئیں۔ نیز مسلم سرمایہ داروں پر زور دیا گیا کہ پنجاب میں صنعتی مراکز کے قیام کے لئے سرمایہ کاری کریں۔ حکومت کو تجویز دی گئی کہ غیر مسلموں پر قرآن کی اشاعت و فروخت کی پابندی عائد کرے۔

☆☆☆☆☆

Simla, weekending the 1st July 1944[48]

Another Muslim League conference was organized by the Muslim Students Federation at Murree on the 20th of June, the audience numbering 600/1000. The chief speakers were Zafar Ali MLA (Central), Abdus Sattar Niazi of Mianwali, K.B.A M. Jan and Raja Khair Mehdi of Jhelum. The speeches were on the same lines as those in the Rawalpindi conference and the audience were informed that 25/30 Muslim MLAs had joined the League, that the League would adopt constitutional means to continue its struggle for Pakistan so long as the war lasted and that they had to keep their promise to the million Muslim soldiers fighting on different fronts. One speaker said

---

۴۵۔ سردار شوکت حیات خان (۱۹۱۵ء۔۱۹۹۸ء) سر سکندر حیات خان کے صاحبزادے تھے۔ والد کی وفات کے بعد فوج کی ملازمت ترک کر کے سیاست میں قدم رکھا اور خضر کابینہ میں تعمیراتِ عامہ کے وزیر بن گئے۔ قائدِ اعظم اور مسلم لیگ کے ساتھ ہمدردی کی پاداش میں گورنر پنجاب نے ۱۹۴۴ء میں آپ کو وزارت سے فارغ کر دیا۔ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے آپ نے قیام پاکستان کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ قیام پاکستان کے بعد پنجاب کے وزیر خزانہ رہے۔

۴۶۔ چنانچہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں مذمتی قرارداد پاس کی گئی جس میں حکومتِ برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ قانون کی خلاف ورزی کے ارتکاب پر گورنر پنجاب کو ان کے عہدے سے ہٹا دیا جائے۔

۴۷۔ ''جناح۔سکندر معاہدہ'' (۱۹۳۷ء) کی رو سے طے پایا تھا کہ یونینسٹ پارٹی کے مسلم اراکین پنجاب اسمبلی مسلم لیگ کی رکنیت حاصل کریں گے۔ مسلم لیگ اس معاہدے کے ذریعے پنجاب میں اپنے قدم مضبوط کرنا چاہتی تھی مگر یونینسٹ قیادت نے مسلم لیگ کی رکنیت حاصل کر کے اور اہم جماعتی عہدوں پر قبضہ کر کے مسلم لیگ کی نشوونما کو روک دیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ نہ خود لیگ کا کام کیا جائے اور نہ کسی اور کو کرنے دیا جائے۔ ان حالات میں مسلم لیگ کے مخلص کارکنوں نے پنجاب کے یونینسٹ وزیر اعظم خضر حیات اور اس کے حواریوں کو مسلم لیگ سے نکالنے کا مطالبہ کیا۔ بالآخر آل انڈیا مسلم لیگ ایکشن کمیٹی نے ۲۷ جون ۱۹۴۴ء کو خضر حیات کو مسلم لیگ سے نکال دیا اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء کو اس فیصلے کی توثیق کر دی۔

48. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 167-168.

that the chief object of these League meetings was to win the Punjab Premier back to the League and he was also urged to appeal against the decision of the Committee of Action. Resolutions were passed criticizing Dr. Muhammad Alam of Lahore and appealing to the three Muslim MLAs of Rawalpindi district to join the league.

شملہ، یکم جولائی ۱۹۴۴ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

ایک اور مسلم لیگ کانفرنس مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ۲۰ جون کو مری میں منعقد کی جس میں چھ سو سے ایک ہزار تک افراد شریک ہوئے۔ اہم مقررین میں مرکزی ایم ایل اے ظفر علی، میانوالی سے عبدالستار نیازی، خان بہادر اے ایم جان اور جہلم سے راجہ خیر مہدی شامل تھے۔ خطابات کا انداز راولپنڈی کانفرنس والا ہی تھا، حاضرین کو آگاہ کیا گیا کہ پچیس تیس مسلم ایم ایل ایز لیگ میں شامل ہو چکے ہیں اور یہ کہ لیگ جنگ کے اختتام تک پاکستان کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کے لئے آئینی ذرائع اختیار کرے گی اور حکومت کو مختلف محاذوں پر خدمات انجام دینے والے دس لاکھ مسلمان فوجیوں کے ساتھ کئے گئے وعدے نبھانا ہوں گے۔ ایک مقرر نے کہا کہ ان اجلاسوں کا بڑا مقصد وزیراعظم پنجاب کو لیگ میں واپس لانا تھا، اور وزیراعظم پر زور دیا گیا کہ وہ مجلسِ عمل کے فیصلے کے خلاف اپیل کریں۔ لاہور کے ڈاکٹر محمد عالم[۴۹] پر تنقید کی قرارداد پاس کی گئی اور ضلع راولپنڈی کے تین ایم ایل ایز کو مسلم لیگ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 29th October 1944[50]

Three MLAs, Sadiq Hassan, Khawaja Ghulam Samad and Abdus Sattar Niazi addressed a Muslim League meeting at Jandiala, (Amritsar) on October the 16th when speeches were made criticizing the Punjab Premier, the *Zamindara* League and Gandhi, and asking Muslims to abide by the Quran, to support Pakistan and not to trust Hindus. Abdus Sattar's speech was objectionable but, as the audience at the meeting

---

۴۹۔ ڈاکٹر شیخ محمد عالم (۱۸۸۷ء۔۱۹۴۷ء) مرکزی خلافت کمیٹی کے ممبر رہے، ۱۹۲۷ء میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے رکن منتخب ہوئے، ۱۹۳۷ء تا ۱۹۴۵ء رکن پنجاب اسمبلی رہے۔ ۱۹۴۰ء میں کانگریس سے علیحدگی اختیار کر کے مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں فیروز خان نون سے شکست کھائی۔

50. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 198.

numbered only 300 at the beginning and diminished to about 30 at the end, no action is being taken against him.

لاہور، ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

تین ایم ایل ایز صادق حسن[۵۱]، خواجہ غلام صمد[۵۲] اور عبدالستار نیازی[۵۳] نے جنڈیالہ (امرتسر) میں ۱۶ اکتوبر کو مسلم لیگ کے ایک جلسے سے خطاب کیا جس میں وزیر اعظم پنجاب، زمیندارہ لیگ[۵۴] اور گاندھی[۵۵] پر تنقید کی گئی، مسلمانوں کو قرآن پر عمل پیرا ہونے، پاکستان کی حمایت کرنے اور ہندوؤں پر اعتماد نہ کرنے کی تلقین کی گئی۔ عبدالستار کا خطاب قابلِ اعتراض تھا[۵۶] لیکن چونکہ حاضرینِ جلسہ کی تعداد شروع میں تین سو تھی اور آخر میں تیس رہ گئی تھی اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔

☆☆☆☆☆

Lahore, week ending the 11th November 1944[57]

Other small League meetings were held in the districts of Jhang, Multan, Ferozepur and Simla. In Jhang, Abdus Sattar Niazi president of the Mianwali district Muslim League, made an objectionable speech criticizing the Premier and alleging that subscriptions for the *Zamindara* League had been collected by force.

۵۱۔ شیخ صادق حسن (۱۸۸۸ء۔۱۹۵۹ء) تحریک پاکستان کے عظیم کارکن تھے۔ آپ ضلعی صدر مسلم لیگ امرتسر، ممبر انڈین لیجسلیٹو اسمبلی، رکن پنجاب اسمبلی، صدر انجمن اسلامیہ امرتسر، نائب صدر پنجاب مسلم لیگ رہے۔ خضر وزارت کے خلاف تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

۵۲۔ خواجہ غلام صمد (۱۸۸۰ء۔۱۹۵۹ء) نے ۱۹۳۶ء میں سیاست میں قدم رکھا اور پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہونے کے بعد مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء میں دوبارہ ممبر منتخب ہوئے۔ پاکستان کے قیام کے لیے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر کے عبادت و ریاضت میں زندگی بسر کی۔

۵۳۔ مولانا عبدالستار خان نیازی ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں میانوالی سے رکنِ پنجاب اسمبلی (ایم ایل اے) منتخب ہوئے تھے۔ ۱۹۴۴ء کی رپورٹ میں انہیں ایم ایل ایز میں شامل کیا جانا رپورٹر کی غلطی ہے۔

۵۴۔ یونینسٹ پارٹی کی ذیلی تنظیم۔

۵۵۔ موہن داس کرم چند گاندھی (۱۸۶۹ء۔۱۹۴۸ء) انڈین نیشنل کانگریس کے اہم ترین رہنما تھے۔ انہوں نے نہایت چالاکی سے تحریکِ خلافت میں حصہ لیا اور تحریکِ ترکِ موالات اور ''ہندوستان چھوڑ دو'' تحریک کے ذریعے مسلمانوں کو برباد کرنے کی کوشش کی۔ وہ ہندوستان سے انگریزوں کے جانے کے بعد ملک کو متحد رکھ کر ہندو تسلط قائم کرنے کے آرزومند تھے مگر مسلمانانِ برصغیر نے دو قومی نظریے کی روشنی میں اپنی انتھک جدوجہد سے پاکستان قائم کیا اور ان کے ''اکھنڈ بھارت'' منصوبے کو ناکام بنا دیا۔

۵۶۔ مولانا نیازی کی حق گوئی اور جرأت مندی کی گواہی اپنے بیگانے سبھی دیتے ہیں۔ تحریکِ پاکستان کے دوران انگریزوں، ہندوؤں، اینگلو محمڈن نوابوں اور شریعت فروشوں پر آپ کڑی تنقید کیا کرتے تھے۔ جابر حکمرانوں کے خلاف کلمۂ حق بلند کرنا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ اسی بناء پر پولیس نے اپنی متعدد رپورٹوں میں آپ کے خطابات کو قابلِ اعتراض قرار دیا۔

57. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 202-204.

لاہور، ۱۱ نومبر ۱۹۴۴ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

جھنگ، ملتان، فیروز پور اور شملہ کے اضلاع میں لیگ کے دیگر چھوٹے جلسے ہوئے۔ جھنگ میں ضلع مسلم لیگ میانوالی کے صدر عبدالستار نیازی[۵۸] نے وزیراعظم کے خلاف قابلِ اعتراض خطاب کیا اور الزام عائد کیا کہ زمیندارہ لیگ کے لئے طاقت کے زور پر چندہ اکٹھا کیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 18th November 1944[59]

At a meeting of Lahore City Muslim League attended by 3,000 persons on the 11th of November, Raja Ghazanfar Ali, Abdus Sattar Khan Niazi, Abu Saeed Anwar, Amin-ud-Din Sahrai and Nawabzada Rashid Ali Khan, delivered the usual speeches criticizing the Unionist Ministry, the *Zamindara* League and Gandhi. Resolutions were passed expressing confidence in Jinnah, requesting the British Government not to hand Palestine over to the Jews, demanding the appointment of a Muslim Advocate General and more Muslim Judges in the High Court, and requesting the Punjab Government to ban publication of chapter 14 of the *Satyarath Parkash*.

۵۸۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے ۱۹۳۶ء میں میانوالی میں ”مجلس اصلاحِ قوم“ کی بنیاد رکھی اور متحدہ قومیت کے نظریے کے مقابلے پر مسلمانوں کو ان کے جداگانہ ملی تشخص کا احساس دلایا۔ غرباء کی امداد کے لیے بیت المال اور مقدمات کے فیصلوں کے لیے دارالافتاء و دارالقضاء قائم کیا۔ ۱۹۳۸ء میں تنظیم کا نام تبدیل کر کے ”انجمن اصلاح المسلمین“ رکھ دیا گیا۔ بعدازاں انجمن کی جنرل کونسل کے فیصلے کے تحت انجمن کو مسلم لیگ میں ضم کر دیا گیا اور ضلع میانوالی میں مسلم لیگ کے قیام کے لیے ایک آرگنائزنگ کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ مولانا نیازی اس کمیٹی کے کنوینر منتخب ہوئے۔ باضابطہ تنظیم سازی کے بعد آپ ضلعی صدر منتخب ہوئے۔ اس حیثیت سے آپ نے میانوالی میں مسلم لیگ کا پیغام عام کرنے کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ یہیں سے آپ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں ایک بڑے جاگیردار کو شکست دے کر پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ ان انتخابات میں اس حلقے سے تین افراد (مولانا نیازی، امیر عبداللہ خان روکڑی اور کرنل اسلم نیازی) مسلم لیگ کے ٹکٹ کے خواہشمند تھے۔ فیصلے کے لیے نوابزادہ لیاقت علی خان، چوہدری خلیق الزمان (۱۸۸۹ء۔۱۹۷۳ء) اور نواب محمد اسماعیل خان (۱۸۸۶ء۔۱۹۵۸ء) پر مشتمل کمیٹی لاہور آئی۔ کرنل اسلم نیازی کا کہنا تھا کہ عبدالستار خان نیازی معمولی ساز میندار ہے اسے زیادہ سے زیادہ تین ووٹ ملیں گے۔ نوابزادہ لیاقت علی خان نے بتایا کہ ”ہمیں قائدِاعظم نے کہا تھا کہ عبدالستار خان نیازی اگر اپنے حق میں خود اپنا ووٹ بھی استعمال نہ کرے تو بھی ٹکٹ اس کو دینا۔“ بیدار ملک، فیصلہ کن معرکہ، پاکستان سٹڈی سنٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص ۵۹۔

59. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 204-207.

لاہور، ۱۸ نومبر ۱۹۴۴ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

لاہور سٹی مسلم لیگ کے تین ہزار شرکاء پر مشتمل ۱۱ نومبر کے جلسے میں راجہ غضنفر علی، عبدالستار خان نیازی، ابوسعید انور[۶۰]، امین الدین صحرائی اور نوابزادہ رشید علی خان[۶۱] نے یونینسٹ پارٹی، زمیندارہ لیگ اور گاندھی پر تنقید کرتے ہوئے معمول کے خطابات کیے۔ جناح پر اظہار اعتماد، انگریز حکومت سے فلسطین یہودیوں کے حوالے نہ کرنے کی اپیل، مسلمان ایڈووکیٹ جنرل کی تعیناتی، ہائی کورٹ میں مزید مسلمان ججوں کی تعیناتی، پنجاب حکومت سے ستیارتھ پرکاش[۶۲] کے باب ۱۴ کی اشاعت پر پابندی عائد کرنے کے حوالے سے قراردادیں پاس کی گئیں۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 9th December 1944[63]

Muslim League meetings were held during the week in Lyllpur, Lahore, Ferozepur, Jhang, Montgomery and Multan. The usual speeches were made criticizing the Unionist Ministry and the *Zamindara* League and stating that Muslims were determined to establish Pakistan. In the Montgomery and Multan meetings, the chief speaker was Abdus Sattar Niazi who made objectionable references to the Punjab Premier.

لاہور، ۹ دسمبر ۱۹۴۴ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

لائل پور، لاہور، فیروز پور، جھنگ، منٹگمری[۶۴]، اور ملتان میں اس ہفتے کے دوران مسلم لیگ کے جلسے

۶۰۔ ابوسعید انور (۱۹۱۴ء۔۱۹۸۴ء) ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن رہے۔ تحریک پاکستان میں بھرپور کام کیا۔ قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی آبادکاری کے لیے لاہور میں خدمات انجام دیں۔ تحریک استقلال کے بانی اراکین میں شامل تھے۔

۶۱۔ نوابزادہ رشید علی خان (۱۹۰۴ء۔۱۹۷۴ء) مشرقی پنجاب کی ریاست مالیر کوٹلہ کے حاکم نواب سر ذوالفقار علی خان کے بیٹے تھے۔ اپنے والد کے سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات انجام دے کر سیاسی و انتظامی امور میں مہارت حاصل کی۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۷۴ء تک مسلم لیگ لاہور کے صدر رہے۔ آزادی کے لیے اہم خدمات سرانجام دیں۔

۶۲۔ آریہ سماج کے بانی مہارشی سوامی دیانند نے ۱۸۷۵ء میں ستیارتھ پرکاش کے نام سے ہندی زبان میں ایک کتاب لکھی جس کا اب تک بیس سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ چودہ ابواب پر مشتمل اس کتاب کے آخری باب میں اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ ۲۴ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۴۳ء کو کراچی میں منعقد ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے اکتیسویں سالانہ جلسے میں کتاب کے توہینِ اسلام پر مبنی حصے کو ضبط کرنے اور پبلشر پر تعزیرات ہند کے تحت مقدمہ قائم کرنے کی قرارداد پاس کی گئی۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۹۴ء۔۱۹۷۱ء) نے تفسیر نعیمی میں مختلف مقامات پر ستیارتھ پرکاش کے باب چودہ میں اسلام پر کیے گئے اعتراضات کے نہایت علمی و تحقیقی جوابات دیے ہیں۔

63. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 209.

۶۴۔ لیفٹیننٹ گورنر پنجاب سر رابرٹ منٹگمری (۱۸۰۹ء۔۱۸۸۷ء) کے نام پر ۱۸۶۵ء میں بسائے گئے شہر منٹگمری (Montgomery) کا نام ۱۹۶۷ء میں بدل کر ساہیوال رکھ دیا گیا ہے۔ ساہیوال (پنجاب) کو ضلع کا درجہ حاصل ہے۔

ہوئے۔ یونینسٹ پارٹی اور زمیندارہ لیگ پر تنقید پر مشتمل معمول کے خطابات ہوئے جن میں کہا گیا کہ مسلمان پاکستان بنانے کے لئے ثابت قدم ہیں۔ منٹگمری اور ملتان کے جلسوں میں مرکزی مقرر عبدالستار نیازی نے وزیر اعظم پنجاب کے متعلق قابلِ اعتراض باتیں کیں۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 3rd March 1945[65]

Unimportant Muslim League meetings were held in Ambala, Karnal, Ferozepur and Mianwali. In Mianwali speeches were made by Abdus Sattar Niazi and Q. Murid Ahmed, a paid worker.

لاہور، ۳ مارچ ۱۹۴۵ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

انبالہ، کرنال، فیروزپور اور میانوالی میں مسلم لیگ کے غیر اہم اجلاس ہوئے۔ میانوالی میں عبدالستار نیازی اور ایک اجرتی کارکن قاضی مرید احمد[۶۶] نے خطابات کیے۔

☆☆☆☆☆

Simla, weekending the 15th June 1945[67]

Iftikhar-ud-Din and Abdus Sattar khan Niazi made provocative speeches at a meeting at Kamoke, Gujranwala. Abdus Sattar Khan Niazi incited the public to resist the Police; his speech is being examined.

شملہ، ۱۵ جون ۱۹۴۵ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

افتخار الدین[۶۸] اور عبدالستار خان نیازی نے کاموکے گوجرانوالہ کے ایک جلسے میں اشتعال انگیز

---

65. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 217-218.

۶۶۔ قاضی مرید احمد (۱۹۱۳ء۔۱۹۸۹ء) نے اشاعت اسلام کالج لاہور سے تعلیم مکمل کی۔ ۱۹۴۰ء میں قراردادِ پاکستان کی منظوری کے بعد مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور ۱۹۴۳ء سے ۱۹۵۱ء تک مسلم لیگ پنجاب کے کونسلر رہے۔ آپ نے پنجاب، سندھ اور سرحد میں مسلم لیگ کے پیغام کو عام کرنے کے لیے بھرپور محنت کی۔ خضر وزارت کے خلاف تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ۱۹۵۱ء میں پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں تحریکِ ختم نبوت میں حصہ لیا اور قید و بند کی سختیاں برداشت کیں۔ ۱۹۵۶ء میں مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن بنے۔ قاضی صاحب جیسے مخلص شخص کے لیے ''اجرتی کارکن'' کے الفاظ مخالفینِ پاکستان کے پروپیگنڈے کا حصہ ہیں۔

67. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 283.

۶۸۔ میاں افتخار الدین (۱۹۰۷ء۔۱۹۶۲ء) کانگریس کے ٹکٹ پر ۱۹۳۷ء میں پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ آپ ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۵ء تک پنجاب کانگریس کے صدر رہے۔ ۱۹۴۵ء میں کانگریس چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور اپنی تمام تر صلاحیتیں پاکستان کے قیام کے لیے وقف کر دیں۔ ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ایم ایل اے بنے۔ خضر وزارت کے خلاف تحریک میں اہم کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد پنجاب کابینہ میں مہاجرین کی بحالی و آبادکاری کے وزیر بنے۔ نواب آف ممدوٹ سے اختلافات کی بناء پر ۱۹۴۹ء میں وزارت سے مستعفی ہوگئے۔ ۱۹۵۱ء میں مسلم لیگ سے نکال دیئے گئے۔

تقریریں کیں۔ عبدالستار خان نیازی نے لوگوں کو پولیس کا مقابلہ کرنے کے لئے اکسایا، ان کی تقریر کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

Simla, weekending the 6th July 1946[69]

Abdus Sattar Khan Niazi MLA, made a communal anti-Hindu speech at Mianwali which is being examined.

شملہ، ۶ جولائی ۱۹۴۶ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

عبدالستار خان نیازی ایم ایل اے نے میانوالی میں ہندوؤں کے خلاف فرقہ وارانہ تقریر کی جس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

Simla, weekending the 28th September 1946[70]

Reports have been received of a series of meetings addressed by Abdus Sattar Khan Niazi in the Mianwali district and by Shaukat Hayat and Raja Syed Akbar in the Campbellpur district. The trend of their oratory was that Muslims were about to launch a *Jehad* in retaliation for the unfair treatment meted out to them, and that every true Muslim would join in the fight.

شملہ، ۲۸ ستمبر ۱۹۴۶ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

ضلع میانوالی سے عبدالستار خان نیازی اور ضلع کیمبل پور[۷۱] سے شوکت حیات اور راجہ سید اکبر کے خطابات پر مشتمل جلسوں کے ایک سلسلے کی اطلاعات ملی ہیں۔ ان کی خطابت کا انداز یہ تھا کہ مسلمان اپنے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک کا بدلہ لینے کے لئے جہاد کا آغاز کر رہے ہیں اور ہر سچے مسلمان کو اس جہاد میں شریک ہونا ہوگا۔

☆☆☆☆☆

---

69. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 286-287.

70. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 304-306.

۷۱۔ ضلع اٹک (پنجاب) کا نام انگریز فوج کے کمانڈر انچیف سر کولن کیمبل (۱۷۹۲ء۔۱۸۶۳ء) کے نام پر تبدیل کر کے کیمبل پور رکھا گیا تھا جسے ۱۹۷۸ء میں تبدیل کر کے دوبارہ اٹک کر دیا گیا۔

Lahore, weekending the 19th October 1946 72

The Nawab of Tonk and Abdus Sattar reported seventy-three meetings during the fortnight, amongst which were a conference addressed by the Nawab of Tonk and Abdus Sattar Khan Niazi at Bhakkar, Mianwali; a meeting addressed Nazim-ud-Din, Mumtaz Daultana and Abdur Rab Nishter at Panipat (15,000); a series of meetings addressed by Shaukat Hayat, Ambala and Ludhiana districts, two meetings addressed by Feroze Khan Noon and Iftikhar-ud-Din in the Multan district; and village tours by Abdus Sattar khan Niazi in Mianwali and Ghazanfar Ali Khan; and Ghulam Mustafa Shah Gilani, sometimes together, in Jhelum and Gujrat.

The themes chosen remained unchanged. The inevitability of a *Jehad* was proclaimed, coupled with exhortations to open, to support Mr. Jinnah and to cease trusting British, who had betrayed the Muslims. Shaukat Hayat in Ludhiana exhorted his listeners to be ready to shed the last drop of their blood for Pakistan, while the Nawab of Tonk said that he had two lakhs of tribesmen behind him who were ready to fight for Muslim rights. He warned Pandit Nehru that he would be given a fitting reception should he visit the NWFP.

Reporters show that the buy-Muslim campaign is having some effect. Meanwhile League organization has been making progress: five new primary branches have been started in Mianwali, three in Lyallpur and one in Muzaffargarh. Some 50-office bearers of primary Muslim Leagues were present at a meeting of the DML Ferozepur, at which Fazilka was chosen as the place where direct action should start in the district.

لاہور، ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

اطلاعات کے مطابق دو ہفتوں کے دوران نواب آف ٹونک [۷۳] اور عبدالستار نے تہتر جلسے کیے، ان

72. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 309-310.

۷۳۔ نواب محمد سعادت علی خان (۱۸۷۹ء۔۱۹۴۷ء) ۱۹۳۰ء تا ۱۹۴۷ء ریاست ٹونک کے حاکم رہے۔ آپ نے قیام پاکستان کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔

میں سے ایک جلسے میں نواب آف ٹونک اور عبدالستار خان نیازی نے بھکر (ضلع) میانوالی میں خطاب کیا، پندرہ ہزار شرکاء پر مشتمل پانی پت میں ایک جلسے سے ناظم الدین[۷۴]، ممتاز دولتانہ[۷۵] اور عبدالرب نشتر نے خطاب کیا، انبالہ اور لدھیانہ کے اضلاع میں جلسوں کے ایک سلسلے کو شوکت حیات نے خطاب کیا، ضلع ملتان میں دو جلسوں کو فیروز خان نون[۷۶] اور افتخارالدین نے خطاب کیا، میانوالی میں عبدالستار خان نیازی نے دیہاتوں کے دورے، غضنفر علی خان اور غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی نے بعض اوقات اکٹھے جہلم اور گجرات کے دورے کیے۔

منتخب موضوعات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ جہادکی ناگزیریت کا اعلان کیا گیا اور اس کے آغاز کی تاکید کی گئی، مسٹر جناح کی حمایت اور مسلمانوں سے غداری کے مرتکب انگریزوں پر اعتماد ختم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ شوکت حیات نے لدھیانہ میں سامعین کو پاکستان کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادینے کی نصیحت کی جبکہ نواب ٹونک نے بتایا کہ مسلمانوں کے حقوق کی جنگ لڑنے کے لئے ان کے ساتھ دو لاکھ قبائلی تیار ہیں۔ انہوں نے پنڈت نہرو کو متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے شمال مغربی سرحدی صوبے کا دورہ کیا تو ان کا ''موزوں'' استقبال کیا جائے گا۔

نامہ نگاروں کے مطابق مسلمانوں کو خریدنے کی مہم نے کچھ اثر دکھایا ہے۔ اس اثناء میں لیگ کی تنظیم ترقی کر رہی ہے، میانوالی میں لیگ کی پانچ نئی شاخیں، لائل پور میں تین اور مظفرگڑھ میں ایک نئی شاخ قائم کی گئی۔ ضلعی مسلم لیگ فیروزپور کے جلسے میں پرائمری مسلم لیگ کے پچاس نئے عہدیداران شریک تھے، اس موقع پر ضلع میں راست اقدام کے لئے **فاضل کا** کا مقام منتخب کیا گیا۔

☆☆☆☆☆

Lahore, week ending the 23rd November 1946 [77]

Indignation and anger over the disturbances in Bihar

۷۴۔ خواجہ ناظم الدین (۱۸۹۴ء۔۱۹۶۴ء) ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء تک آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے رکن رہے۔ وزیر تعلیم بنگال (۱۹۲۹ء۔۱۹۳۴ء)، وزیر داخلہ بنگال (۱۹۳۷ء۔۱۹۴۱ء) اور وزیر اعظم بنگال (۱۹۴۳ء۔۱۹۴۵ء) رہے۔ قیام پاکستان کے بعد مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ (۱۹۴۷ء۔۱۹۴۸ء)، گورنر جنرل پاکستان (۱۹۴۸ء۔۱۹۵۱ء) اور وزیر اعظم پاکستان (۱۹۵۱ء۔۱۹۵۳ء) کے مناصب پر خدمات سرانجام دیں۔

۷۵۔ ممتاز محمد خان دولتانہ (۱۹۱۶ء۔۱۹۹۵ء) ۱۹۴۴ء میں پنجاب مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری، ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن اور پنجاب اسمبلی کے ممبر بنے۔ قیام پاکستان کے بعد پنجاب کے پہلے وزیر خزانہ بنے۔ ۱۹۴۸ء میں پنجاب مسلم لیگ کے صدر، ۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۳ء وزیر اعلیٰ پنجاب، ۱۹۵۷ء میں وزیر دفاع پاکستان، ۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۲ء کونسل مسلم لیگ کے صدر اور ۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۸ء برطانیہ میں پاکستان کے سفیر رہے۔

۷۶۔ ملک فیروز خان نون (۱۸۹۳ء۔۱۹۷۰ء) قیام پاکستان سے قبل وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن (۱۹۴۱ء۔۱۹۴۵ء) اور وزیر دفاع ہند (۱۹۴۴ء۔۱۹۴۵ء) رہے۔ آزادی کے بعد ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۰ء پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے رکن، ۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۳ء گورنر مشرقی پاکستان، ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۵ء وزیر اعلیٰ پنجاب، ۱۹۵۶ء تا ۱۹۵۷ء وزیر خارجہ پاکستان اور ۱۹۵۷ء تا ۱۹۵۸ء وزیر اعظم پاکستان رہے۔

77. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 316-318.

have again motivated almost all Muslim League activity during the week. As far as the rank and file were concerned, activity has taken the form of collecting funds. Certain leaders, amongst them Shaukat Hayat Khan and Abdul Sattar Khan Niazi, have made fiery and provocative the Congress Ministry there for having allowed them to happen.

Abdul Sattar Khan Niazi was the most prominent speaker at a meeting in Lahore (2,000) on November the 19th, which was presided over by Ch. Abdul Karim. He blamed Congressmen for deliberately starting the disturbances, stated that revenge for atrocities perpetrated on Bihar Muslims would be taken in Bihar and not in the Punjab, and expressed the view that the bloodshed in Bihar made an unaffordable river of blood between the two communities.

The meetings in Jullundur evaded the order under section 144 Cr. P.C. by being held on a small island of Kapurthala State territory situated within the municipal limits. Abdul Sattar Khan Niazi and Ch. Sukh Lal, Deputy Mayor of Lahore, were the main speakers. Niazi also spoke at a meeting in the Amritsar district on November the 16th, when he issued the threat to the Premier, to which Shaukat Hayat subsequently gave further publicity. It is understood that the anxiety of a number of Muslim League MLAs to oust the present Coalition Ministry continues and that they are again considering the method which they should employ to achieve their purpose.

More parties of Muslims have left the Punjab for Patna, including parties from Rawalpindi and Ambala. A medical relief mission of 22 members left Amritsar on November the 14th. The mission had with it equipment worth Rs. 3,000 and Rs. 2,000 in cash. Niazi made a speech on the railway station in which he repeated that the blood of the Bihar Muslims had not been shed in vain as it had immeasurably strengthened the cause of Pakistan. Further sums of money have been collected in many places, including Rs. 1,100 at the womens meeting in Lahore, Rs. 14,000 in Sialkot, Rs. 6,000 in Gujrat, Rs. 3,000 in

Gujranwala and Rs. 1,000 in Gurdaspur.

لاہور، ۲۳ نومبر ۱۹۴۶ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

بہار کے فسادات [۷۸] پر برہمی اس ہفتے میں بھی مسلم لیگ کی تقریباً تمام سرگرمیوں کا محرک رہی۔ نچلے طبقہ کی سرگرمیوں کا مرکز چندہ اکٹھا کرنے کی مہم تھی۔ بعض رہنماؤں، جن میں شوکت حیات خان اور عبدالستار خان نیازی شامل تھے، نے بہار میں فسادات کروانے پر کانگریس وزارت کے خلاف شعلہ فشاں اور اشتعال انگیز خطابات کیئے۔

لاہور میں ۱۹ نومبر کو چوہدری عبدالکریم کی صدارت میں منعقدہ دو ہزار شرکاء پر مشتمل ایک جلسے میں سب سے اہم مقرر عبدالستار خان نیازی تھے۔ انہوں نے کانگرسیوں پر جان بوجھ کر فسادات شروع کروانے کا الزام عائد کیا اور کہا کہ بہاری مسلمانوں پر سفاکی کے ارتکاب کا بدلہ پنجاب میں نہیں بلکہ بہار میں ہی لیا جائے گا، انہوں نے اس رائے کا اظہار بھی کیا کہ بہار میں بہائے گئے خون نے دونوں طبقات میں خون کا دریا حائل کر دیا ہے۔

جالندھر میں ریاست کپورتھلہ کے چھوٹے سے جزیرے کی میونسپل حدود میں جلسے کے انعقاد کی بناء پر ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کی زد سے بچت ہوگئی۔ عبدالستار خان نیازی اور لاہور کے ڈپٹی میئر چوہدری سکھ لال اہم مقرر تھے۔ نیازی نے ۱۶ نومبر کو ضلع امرتسر کے ایک جلسے میں خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم کو دھمکی دی جسے شوکت حیات نے مزید ہوا دی۔ یہ بات واضح ہے کہ مسلم لیگ کے متعدد ایم ایل ایز کی موجودہ اتحادی حکومت کی برطرفی کے لئے بیتابی برقرار رہی اور وہ ایک بار پھر وہی حربہ آزمانا چاہتے ہیں جو انہیں اپنے مقصد کے لئے آزمانا تھا۔

پٹنہ کے لئے مزید مسلم جماعتیں لاہور سے روانہ ہوئیں جن میں راولپنڈی اور انبالہ کی جماعتیں بھی شامل تھیں۔ ۱۴ نومبر کو بائیس رکنی طبی امدادی مشن بھی امرتسر سے روانہ ہوا۔ اس وفد کے پاس تین ہزار روپے کا طبی سامان اور دو ہزار روپے نقد تھے۔ نیازی نے ریلوے سٹیشن پر خطاب میں کہا کہ بہاری مسلمانوں کا خون رائیگاں نہیں گیا کیونکہ اس نے پاکستان کی تحریک کو بے حد تقویت پہنچائی ہے۔ بہت سی جگہوں سے مزید رقوم جمع کی گئیں جن میں لاہور میں خواتین کے جلسے سے گیارہ سو روپے، سیالکوٹ سے چودہ ہزار روپے، گجرات سے چھ ہزار روپے، گوجرانوالہ سے تین ہزار روپے اور گورداسپور سے ایک ہزار روپے شامل تھے۔

☆☆☆☆☆

۷۸۔ انگریزوں اور ہندوؤں نے جب اپنی شاطرانہ چالوں سے مسلم لیگ کو عبوری حکومت سے باہر رکھنے کی کوشش کی تو مسلم لیگ نے احتجاجاً ۱۶ اگست ۱۹۴۶ء کو راست اقدام کا دن منایا۔ پورے برصغیر میں احتجاجی جلسے اور مظاہرے ہوئے۔ اسی دن کلکتہ (موجودہ نام کولکتہ) میں ہندو مسلم فسادات کا آغاز ہوا اور پھر یہ فسادات دیگر علاقوں میں پھیلتے چلے گئے۔ صوبہ بہار میں خاص طور پر مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا گیا اور ان کی املاک ضائع کر دی گئیں۔ بڑے پیمانے پر ہونے والے ان سفاکانہ واقعات نے پورے برصغیر کے مسلمانوں کو مضطرب کر دیا۔ مختلف علاقوں سے مسلم لیگی کارکنان اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے لیے بہار پہنچے اور امدادی سرگرمیاں انجام دیں۔

Lahore, weekending the 7th December 1946 79

The attention of many provincial ML leaders has turned to the elections in Sind. The Hon 'ble Raja Ghazanfar Ali Khan, Mian Iftikhar-ud-Din and Raja Khair Mehdi Khan are three important speakers who have gone there and more were to follow. When the Pir of Manki Sharif passed through Lahore on his way from the NWFP to the Baba Farid at Pakpattan, he was met at the railway station by Shaukat Hayat Khan, Abdul Sattar Khan Niazi and Ibrahim Ali Chishti. He took has gone on to Sind on the conclusion of the fair.

لاہور، ۷ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

بہت سارے صوبائی مسلم لیگی قائدین کی توجہ سندھ میں ہونے والے انتخابات کی جانب مڑ گئی۔ عزت مآب راجہ غضنفر علی خان، میاں افتخار الدین اور راجہ خیر مہدی خان تین اہم مقررین ہیں جو وہاں گئے اور مزید جانے والے تھے۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ سے درگاہ بابا فرید[۸۰] پاک پتن جاتے ہوئے پیر صاحب مانکی شریف[۸۱] لاہور سے گزرے تو ان سے ریلوے سٹیشن پر شوکت حیات خان، عبدالستار خان نیازی اور ابراہیم علی چشتی[۸۲] نے ملاقات کی۔ عرس کے بعد وہ سندھ جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 21st December 1946 83

At the second session, over which Mamdot presided, Sadiq Hassan started by insisting that 2,000 MLNGs must be

---

۸۰۔ سلسلہ چشتیہ کے عظیم بزرگ فرید الدین مسعود گنج شکر (۱۱۷۹ء۔ ۱۲۶۳ء) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (۱۱۷۳ء۔ ۱۲۳۵ء) کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کا عرس مبارک ماہ محرم میں پاک پتن شریف (پنجاب) میں منعقد ہوتا ہے۔

۸۱۔ پیر آف مانکی شریف محمد امین الحسنات (۱۹۲۲ء۔ ۱۹۶۰ء) نے نومبر ۱۹۴۵ء میں قائد اعظم کے دورۂ سرحد کو کامیاب بنایا۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں پنڈت نہرو کے دورۂ سرحد کے موقع پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ صوبہ سرحد میں تحریک سول نافرمانی کی قیادت کرنے کی پاداش میں تین ماہ قید رہے۔ جون ۱۹۴۷ء میں صوبہ سرحد کے ریفرنڈم میں کامیابی کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔

۸۲۔ مولانا محمد ابراہیم علی چشتی (۱۹۱۷ء۔ ۱۹۶۸ء) نے ۱۹۳۶ء میں انٹر کالجیٹ مسلم برادر ہڈ (Inter-Collegiate Muslim Brotherhood) کی بنیاد رکھی اور ۱۹۳۷ء میں اس کا نصب العین خلافت پاکستان قرار دیا۔ ۱۹۳۸ء میں آپ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری بنے اور قیام پاکستان کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ نے آپ کی صدارت میں مشائخ کمیٹی تشکیل دی۔ قیام پاکستان کے بعد محکمہ اسلامیات کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی کے ساتھ مل کر تحریک خلافت پاکستان کے پلیٹ فارم سے ملک میں نفاذ اسلام کے لیے سرگرم عمل رہے۔

83. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 321-322.

enlisted and armed as soon as possible. He was followed by Abdul Sattar Khan Niazi urging a greater combination of religion and politics, which, he in the first instance and others after him, hinted or asserted required a more enterprising and adventurous leadership than that of Mamdot.

لاہور، ۲۱ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ختم ہونے والا ہفتہ [۸۴]

ممدوٹ کی زیر صدارت دوسری نشست کا آغاز صادق حسن نے دو ہزار مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی جلد از جلد بھرتی اور مسلح کئے جانے پر زور دیتے ہوئے کیا۔ ان کے بعد عبدالستار خان نیازی نے خطاب کرتے ہوئے مذہب اور سیاست کے زیادہ اتصال پر زور دیا۔[۸۵] پہلے انہوں نے اور بعد میں دیگر مقررین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ممدوٹ سے زیادہ باہمت اور اولوالعزم قیادت کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 5th April 1947 [86]

Muslim League leaders appear incapable of appreciating the effect of the recent communal fighting on the Hindu and Sikh communities. Recent speeches by Mr. Jinnah calling for a truce and Ghazanfar Ali demanding the formation of a Muslim League Ministry or, alternatively, fresh elections indicate how insensitive are the League leaders to reaction. There is too, the distressing sign of irresponsibility amongst the ranks of prominent Leaguers; the uttering of the false, but alarming rumour by Maulana Daud Ghaznavi on the occasion of Friday prayers on the 28th in Lahore, concerning the recovery of Patiala State Rifles, remarks made by a number of leading Muslim League leaders concerning the partiality of the Police and the irresponsible actions of such persons as Abdul

---

۸۴۔ اس رپورٹ میں پنجاب مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی روداد مذکور ہے۔

۸۵۔ مولانا نیازی مذہب اور سیاست کو دو مختلف چیزیں نہیں سمجھتے تھے۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن امرتسر کی دو روزہ ڈویژنل کانفرنس (۱۴، ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء) میں آپ نے اسی حوالے سے ارشاد فرمایا تھا: ''اسلام کسی حالت میں یہ اجازت نہیں دیتا کہ مسلمان کسی غیر اسلامی آئین کے سامنے سر جھکائے۔ مسلمان کے سامنے رسول اکرم ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہی مشعلِ راہ ہے۔ ہمارے سامنے دین کی مکمل تشریح اور پورا سوشل آرڈر موجود ہے۔ اسلام نے نسل، قومیت، رنگ، وطنیت تمام بتوں کو مٹا دیا ہے۔ مسلمانوں کی سیاست مذہب ہے اور مذہب سیاست ہے۔'' محمد صادق قصوری، مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی: حیات، خدمات، تعلیمات، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۸۷۔

86. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 340-341.

Sattar Khan Niazi who, completing recently a tour of Multan and Muzaffargarh districts, on his return to Mianwali suggested that Muslims should conceal their arms from the Police, the action of 50 commissioned ex-military officers of the Rawalpindi area who are proceeding to Delhi to wait on the Commander-in-Chief and protest against discrimination in searches by troops in villages, the statement of Maulana Ahmed Hussain Moharqandi in the Janazagah mosque, Multan on the 28th when he alleged that the present struggle was between Islam and infidles and the action of Sarfaraz Khan MLA and Qazi Ghulam Ahmed, president of Chakwal Muslim League in advising Muslims to get rid of identifiable looted property. The hitherto placid leader of the Muslim League Assembly Party, District Presidents and Secretaries on the 30th in Lahore, Mamdot blamed the Hindus and Sikhs for the entire communal rioting stating they had prepared long before the outbreak of hostilities and were responsible even for the episodes in the North-Western Punjab. The claim was again made that the Muslim League, having a majority in the Assembly, had the right to form a ministry and if H.E. disagreed, the Assembly should be dissolved and fresh election held.

The meeting achieved little; the Committee of Action however did decide to collect one crore of rupees and quotas were allotted for each district. Lahore City has been allotted 10 lakhs. The poor response to the previous appeal for 10 lakhs was considered due to the inactivity of the District League. Whether this money will be used for relief or, as suggested by Abdul Sattar Khan Niazi and Ibrahim Ali Chishti to procure arms and other weapons of defence will be decided after collection.

لاہور، ۵ اپریل ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

حالیہ فرقہ وارانہ کشیدگی کے ہندو اور سکھ آبادی پر اثرات سے فائدہ اٹھانے میں مسلم لیگی قائدین نااہل نظر آتے ہیں۔ مسٹر جناح کی التوائے جنگ کی اپیل اور غضنفر علی کی مسلم لیگی وزارت کی تشکیل کے مطالبے پر مشتمل حالیہ تقاریر یا متبادل طور پر نئے انتخابات کا مطالبہ ردِعمل کے معاملے میں لیگی قائدین کی بے حسی کا غماز ہے۔ ممتاز

لیگیوں میں بھی غیر ذمہ داری کی تکلیف دہ علامت نظر آتی ہے، ۲۸ مارچ کو لاہور میں نماز جمعہ کے موقع پر پٹیالہ سٹیٹ رائفلز کی بحالی کے بارے میں مولانا داؤد غزنوی ۸۷ کی طرف سے جھوٹی مگر ہولناک افواہ کا اظہار، اہم مسلم لیگی رہنماؤں کی طرف سے پولیس کی جانب داری کے بارے میں رائے زنی اور عبدالستار نیازی جیسے حضرات کی طرف سے غیر ذمہ دارانہ حرکات جنہوں نے حال ہی میں ملتان اور مظفر گڑھ کے اضلاع کے دورے سے میانوالی واپسی پر تجویز دی کہ مسلمانوں کو اپنے ہتھیار پولیس سے چھپانے چاہئیں ۸۸، راولپنڈی کے پچاس سابق فوجی کیشنڈ افسران کی حرکات جو دہلی جا کر کمانڈر انچیف سے ملاقات کرنا اور دیہاتوں میں فوجیوں کی طرف سے تلاشی میں امتیازی سلوک پر احتجاج کرنا چاہتے ہیں، ۲۸ مارچ کو جنازہ گاہ مسجد ملتان میں مولانا احمد حسین مہار قندی کا بیان کہ موجودہ جدوجہد اسلام اور کفر کے درمیان ہے اور سرفراز خان ایم ایل اے ۸۹ اور قاضی غلام احمد ۹۰ صدر چکوال مسلم لیگ کی حرکات جو مسلمانوں کو نصیحت کر رہے ہیں کہ لوٹی ہوئی قابل شناخت جائیداد سے چھٹکارہ حاصل کریں۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے اب تک کے متحمل مزاج قائد ممدوٹ نے ۳۰ مارچ کو لاہور میں ضلعی صدور و سیکرٹریوں کے اجلاس میں تمام ترفرقہ وارانہ فسادات کا الزام ہندوؤں اور سکھوں پر لگاتے ہوئے کہا کہ وہ بہت پہلے سے معاندانہ کارروائیوں کی تیاری کر چکے تھے، یہاں تک کہ شمال مغربی پنجاب میں بھی فسادات کے وہی ذمہ دار ہیں۔ ایک بار

۸۷۔ محمد داؤد غزنوی (۱۸۹۵ء۔۱۹۶۳ء) جمعیت علماءِ ہند پنجاب کے بانی، مجلس احرار اسلام کے اولین جنرل سیکرٹری اور جماعت اہلحدیث مغربی پاکستان کے امیر تھے۔ ۱۹۵۱ء میں پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ قیام پاکستان سے قبل آپ پنجاب کانگریس کے صدر بھی رہے۔ ۱۷ اگست ۱۹۴۶ء کو کانگریس سے مستعفی ہو کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ خضر وزارت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ صوبائی اسمبلی سندھ کے انتخابات کے سلسلے میں سندھ کا دورہ کر کے مسلم لیگ کا پیغام عام کیا۔

۸۸۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے قیام پاکستان سے قبل مسلمانوں کی عسکری تربیت پر بہت زور دیا۔ ۱۹۳۹ء/۱۹۴۰ء میں آپ نے مسلمان نوجوانوں کی عسکری تربیت کے لیے پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے تحت عسکری تربیتی ونگ قائم کیا اور خود میرِ عسکر کے فرائض انجام دیئے۔ ۱۹۴۵ء میں پنجاب مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں اور پھر ۶ اپریل ۱۹۴۶ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں آپ نے مسلمانوں کی ایک مضبوط عسکری تنظیم کے قیام اور کامل جنگی تربیت کے لیے قراردادیں پیش کیں۔ جون اور جولائی ۱۹۴۷ء میں آپ نے اخبارات میں مضامین لکھ کر فوجی تیاری کی ضرورت واضح کی۔ آپ نے مسلمانوں کو اسلحہ حاصل کرنے اور پولیس سے بچانے کی تاکید کی۔ اگر اس وقت آپ کی تجاویز پر توجہ دی جاتی تو قیام پاکستان کے وقت ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں ہونے والی قتل و غارت سے بہت حد تک بچا جا سکتا تھا۔ جس بات کو اس رپورٹ میں پولیس غیر ذمہ داری قرار دے رہی ہے وہ مولانا نیازی کی دوراندیشی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد جب مسلمانوں کا بے دریغ قتلِ عام کیا گیا اور انہیں ہجرت پر مجبور کر دیا گیا تب ایک بار پھر مولانا نیازی نے محلہ وار جنگی کمیٹیوں کی تجویز ایک پمفلٹ لکھ کر پیش کی مگر نااہل حکمرانوں نے پمفلٹ ضبط کر کے فوجی تیاری کی آواز کو دبا دیا۔

۸۹۔ راجہ محمد سرفراز خان ۱۹۰۵ء میں چکوال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۴۲ء میں یونینسٹ پارٹی چھوڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مسلسل ۲۹ سال (۱۹۲۹ء تا ۱۹۵۸ء) پنجاب اسمبلی کے رکن رہے۔ چکوال میں آپ نے اسلامیہ ہائی سکول اور گورنمنٹ ڈگری کالج سمیت کئی تعلیمی ادارے قائم کیے۔

۹۰۔ قاضی غلام احمد چکوال کے پہلے مسلمان وکیل تھے۔ آپ نے مسلم لیگ ضلع چکوال کے صدر کی حیثیت سے تحریک پاکستان میں خدمات سرانجام دیں۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں بھی آپ نے بھرپور حصہ لیا۔

پھر دعویٰ کیا گیا کہ اسمبلی میں اکثریت کی بناء پر مسلم لیگ کا حق ہے کہ وزارت تشکیل دے اور اگر وائسرائے متفق نہ ہوں تو اسمبلی توڑ کر نئے انتخابات کرائے جائیں۔

اجلاس کو معمولی کامیابی ملی تاہم مجلسِ عمل نے ایک کروڑ روپیہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا اور ہر ضلع کے لئے کوٹہ مخصوص کیا گیا۔ لاہور شہر کو دس لاکھ کا ہدف دیا گیا۔ دس لاکھ کی سابقہ اپیل کا معمولی ردعمل ضلعی لیگ کی سستی کا شاخسانہ قرار دیا گیا۔ یہ رقم امدادی کارروائیوں میں خرچ کی جائے گی یا عبدالستار خان نیازی اور ابراہیم علی چشتی کی تجویز کے مطابق حفاظتی ہتھیار حاصل کرنے کے لئے، اس کا فیصلہ رقم اکٹھی کرنے کے بعد ہوگا۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 7th June 1947 91

The group of M. Abdul Sattar Khan Niazi considers the British scheme most detrimental to Muslim interests, condemns the division of the Punjab and Bengal on the ground that Muslims living in the Hindu provinces, have been given no rights to raise their voice for their future security and intends to oppose the acceptance of the plan at the forthcoming session, where they will press the demand for a corridor.

لاہور، ۷ جون ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والا ہفتہ[۹۲]

---

91. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 356-357.

۹۲۔ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے حوالے سے لیگی قائدین کی طرف سے ملے جلے ردعمل کا اظہار اس رپورٹ کا موضوع ہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی اور ان کے احباب کے نزدیک پنجاب اور بنگال کی تقسیم پاکستان کو ابتدا ہی سے ایک کمزور ریاست بنانے کے لیے کی جارہی تھی اس لیے وہ اس پر ناخوش تھے۔ نیز وہ ملک کے دونوں حصوں کے درمیان خطۂ اتصال (زمینی گزرگاہ) بھی ضروری خیال کرتے تھے اور اس کا مطالبہ خلافتِ پاکستان سکیم (۱۹۳۹ء) میں کر چکے تھے۔ ۱۹۴۵ء میں مولانا نیازی نے ''پاکستان کیا ہے اور کیسے بنے گا؟'' کے نام سے ایک تاریخی کتاب لکھی تھی اس میں بھی دونوں حصوں کے درمیان زمینی گزرگاہ کی اہمیت واضح کی گئی تھی۔ مولانا نیازی کی دور اندیشی ملاحظہ کیجئے کہ آپ نے قیامِ پاکستان سے قبل ہی کہہ دیا تھا کہ اگر دونوں حصوں کے درمیان زمینی گزرگاہ کے حصول کی کوئی صورت نہ نکالی گئی تو ایک وقت آئے گا کہ بھارت مشرقی اور مغربی پاکستان کے حصوں کو الگ الگ کر دے گا۔ تاریخ نے آپ کا یہ خدشہ درست ثابت کر دیا۔ (مولانا نیازی کا ۱۹۳۹ء میں شائع کردہ مجوزہ اسلامی مملکت کا نقشہ ضمیمہ میں دیا گیا ہے)

قائداعظم محمد علی جناح بھی اس منصوبے کی بعض شقوں سے متفق نہیں تھے۔ آپ نے ۳ جون ۱۹۴۷ء کو آل انڈیا ریڈیو پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''یہ واضح ہے کہ یہ منصوبہ کچھ اہم حوالوں سے ہمارے نقطۂ نظر سے مطابقت نہیں رکھتا''

Riaz Ahmad, ***All India Muslim League and the Creation of Pakistan: A Chronology (1906-1947)*** (Islamabad: National Institute of Historical and Cultural Research, 2006), 323.

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے بھی منصوبے پر غور و خوض کرنے کے بعد پنجاب اور بنگال کی تقسیم سے عدم اتفاق کرنے کے باوجود بامرِ مجبوری منصوبے کو قبول کر لیا (ایضاً ص ۳۲۵) کیونکہ اس وقت مسئلے کا اس سے بہتر حل ممکن نہ تھا۔

محمد عبدالستار خان نیازی کا گروپ انگریزوں کی سکیم کو مسلمانوں کے حق میں بہت زیادہ نقصان دہ سمجھتا ہے، پنجاب اور بنگال کی تقسیم کی اس بناء پر مذمت کرتا ہے کہ ہندو صوبوں کے رہائشی مسلمانوں کو مستقبل میں اپنی حفاظت کے لئے آواز اٹھانے کا حق نہیں دیا گیا۔ (یہ گروپ) آئندہ اجلاس میں اس سکیم کی قبولیت کی مخالفت کا ارادہ رکھتا ہے اور (ملک کے مجوزہ دونوں حصوں کے درمیان) خطۂ اتصال کے حصول کے لئے دباؤ ڈالے گا۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 5th July 1947 [93]

The Punjab Muslim League is devoting considerable attention to assisting the NWFP Muslim League to prepare for the coming referendum. Malik Feroze Khan Noon, Shaukat Hayat Khan, Abdul Sattar Niazi, and Bashir Ahmed Akhgar of Gurdaspur, a prominent member of the *Jamiat-ul-Ullema-i-Islam*, have visited the Frontier.

لاہور، ۵ جولائی ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

پنجاب مسلم لیگ، شمال مغربی سرحدی صوبے کی مسلم لیگ کو آنے والے ریفرنڈم[۹۴] میں مدد دینے کے لئے بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ ملک فیروز خان نون، شوکت حیات خان، عبدالستار نیازی اور گورداسپور سے جمعیت علماءِ اسلام[۹۵] کے سرکردہ ممبر بشیر احمد اخگر[۹۶] سرحد کا دورہ کر چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆

---

93. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 360-361.

۹۴۔ ۳ جون کے منصوبے کے تحت صوبہ سرحد (خیبر پختونخواہ) کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے ریفرنڈم (استصواب رائے) کروایا گیا۔ جولائی ۱۹۴۷ء میں منعقد ہونے والے ریفرنڈم کو کامیاب بنانے کے لیے ملک بھر کے مسلم لیگ اور آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء) کے زعماء نے سرحد کا رُخ کیا اور مقامی آبادی کو پاکستان کے حق میں ووٹ ڈالنے کے لیے تیار کیا۔ مولانا نیازی نے بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ ۲ جولائی ۱۹۴۷ء کو روزنامہ ''ڈان'' دہلی میں آپ کے ایک خطاب کی خبر شائع ہوئی۔ آپ نے فرمایا تھا: ''ہمارے سامنے دو راستے ہیں: ہندوستان میں بنیا برہمن راج کی غلامی قبول کر لیں یا اسلامی اخوت اختیار کرتے ہوئے مسلمان صوبوں کی فیڈریشن میں شامل ہو جائیں۔ ہندو راج کے سامنے سجدہ ریز ہونے کو ہر پٹھان اپنی توہین سمجھتا ہے اور پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خوشی سے بیٹھے گا۔ پٹھان اول و آخر مسلمان ہے۔'' پٹھانوں نے اول و آخر مسلمان ہونے کا ثبوت دیا اور ۹۹ فی صد ووٹ پاکستان کے حق میں دے کر کانگریس اور خدائی خدمتگار تحریک کو ناکام بنا دیا۔

۹۵۔ مختلف مسالک کے علماء نے مسلم لیگ کی حمایت کے لیے اکتوبر ۱۹۴۵ء میں کلکتہ (موجودہ نام کولکتہ) میں جمعیت علماءِ اسلام کی بنیاد رکھی۔ بعد ازاں دیگر مسالک کے علماء بوجوہ جمعیت سے الگ ہوتے گئے اور قیامِ پاکستان کے بعد یہ تنظیم دیوبندیوں کے زیر تسلط آنے کے بعد مخالفینِ پاکستان کی وکیل بن گئی۔

۹۶۔ مولانا بشیر احمد اخگر (۱۹۱۶ء۔۱۹۹۴ء) نے پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پلیٹ فارم سے پاکستان کے لیے کام شروع کیا۔ رورل پروپیگنڈا کمیٹی کے تحت سیالکوٹ کے کئی دیہاتوں میں مسلم لیگ کی شاخیں قائم کیں۔ پنجاب مسلم لیگ کونسل کے رکن رہے۔ جاب اور سندھ کے انتخابات اور سرحد کے ریفرنڈم میں مسلم لیگ کی کامیابی کے لیے خدمات سرانجام دیں۔

Lahore, weekending the 12th July 1947 [97]

The struggle between Malik Feroze Khan Noon and the Khan of Mamdot in the Western Punjab is being watched with interest by the political parties. Malik Feroze Khan Noon is doing his best to create a solid backing before the Khan of Mamdot is elected to a vacant Multan constituency. The group of Malik Sir Khizar Hayat Khan Tiwana appears to be holding the balance and Noon is making efforts to win it over with the inducement to a Noon-Tiwana clique in power. The question has been referred to Jinnah who may possibly take action against one of the parties. Malik Feroze Khan Noon has the backing of Mian Nurullah and Abdul Sattar Khan Niazi who are carrying on propaganda amongst Muslim MLAs to enlist support for the election of Noon as leader of the Western Punjab Muslim League Assembly Party. It is possible that Pir Lal Badshah, MLA of Makhad, who is disgruntled at his failure to be nominated as a member of the Constituent Assembly, may also join them. The Khan of Mamdot in the circumstances has been prevailed upon to summon a meeting of the PML Parliamentary Board to consider the question of the members elected to the Pakistan Constituent Assembly. Abdul Sattar Khan Niazi with Sir Jamal Khan Leghari is in the meantime carrying on secret propaganda against the alleged unconstitutional act of the AIML Central Parliamentary Board in nominating the panel and protests are being made to Jinnah.

More League propagandists have left to assist the Muslim League in NWFP in the referendum voting. The majority of influential zamindars of the Mianwali district have let the D.I.Khan, including Abdul Sattar Khan Niazi, and representatives from Sargodha, Sialkot, Jhelum, Campbellpur, Jhang, Lyallpur and Rawalpindi districts, with MLNG Workers, have also gone there.

---

97. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 362-363.

لاہور، ۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

سیاسی جماعتیں مغربی پنجاب میں ملک فیروز خان نون اور خان آف ممدوٹ کے درمیان جاری کشمکش کو دلچسپی سے ملاحظہ کر رہی ہیں۔ خان آف ممدوٹ کے ملتان کے حلقے سے خالی ایک سیٹ پر منتخب ہونے سے قبل ملک فیروز خان نون اپنے لئے مضبوط پشت پناہی حاصل کرنے کے لئے زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ ملک سر خضر حیات خان ٹوانہ کا گروپ توازن حاصل کئے ہوئے نظر آتا ہے اور نون اسے ''نون۔ٹوانہ طاقت ور گروپ'' کی ترغیب کے ذریعے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ معاملہ جناح کو بھیجا جا چکا ہے جو کسی ایک جماعت کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ ملک فیروز خان نون کو میاں نوراللہ [98] اور عبدالستار خان نیازی کی پشت پناہی حاصل ہے جو مسلمان ایم ایل ایز کے درمیان انتخابات میں مغربی پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر کے طور پر نون کی حمایت کے لئے پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ قانون ساز اسمبلی کے ممبر کے طور پر نامزدگی میں ناکامی پر غیر مطمئن مکھڈ کے ایم ایل اے پیر لال بادشاہ [99] بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ خان آف ممدوٹ موجودہ حالات میں پاکستان کی قانون ساز اسمبلی کے ممبران کے انتخاب کے معاملے کو دیکھنے کے لئے پنجاب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس طلب کرنے پر آمادہ ہو چکے ہیں۔ دریں اثناء عبدالستار خان نیازی سر جمال خان لغاری [100] کے ساتھ مل کر ارکان کی نامزدگی کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کے مبینہ غیر آئینی اقدامات کے خلاف خفیہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور جناح کے سامنے احتجاج کیا جا رہا ہے۔

ریفرنڈم میں مسلم لیگ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی مدد کے لئے مزید لیگی مبلغین روانہ ہو چکے ہیں۔ عبدالستار خان نیازی سمیت میانوالی کے با اثر زمینداروں کی اکثریت نے ڈیرہ اسماعیل خان کا رخ کیا ہے۔ اور سرگودھا، سیالکوٹ، جہلم، کیمبل پور، جھنگ، لائل پور اور راولپنڈی کے اضلاع کے نمائندگان مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے کارکنان سمیت روانہ ہو چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆

Lahore, weekending the 2nd August 1947 [101]

Abdul Sattar Khan Niazi MLA has congratulated the

۹۸۔ میاں نوراللہ (۱۸۹۹ء۔۱۹۸۴ء) پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے رکن (۱۹۲۹ء۔۱۹۳۷ء) اور ممبر پنجاب اسمبلی (۱۹۳۷ء) رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ پنجاب کابینہ میں وزیر خزانہ (۱۹۴۸ء۔۱۹۴۹ء) کے عہدے پر فائز ہوئے۔

۹۹۔ پیر آف مکھڈ شریف سید محی الدین لال بادشاہ (۱۹۰۸ء۔۱۹۶۳ء) نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے قیام پاکستان کے لئے جدوجہد کی۔ آپ نے قائدِاعظم کے نام خط میں قیام پاکستان کے لیے اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا تھا۔

۱۰۰۔ نواب سر جمال خان لغاری سابق صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری (۱۹۴۰ء۔۲۰۱۰ء) کے دادا تھے۔ آپ خضر کابینہ میں پبلک ورکس کے وزیر رہے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات کے بعد مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ آپ قیام پاکستان سے پہلے اور بعد طویل عرصہ تک پنجاب اسمبلی کے رکن رہے۔ آزادی کے بعد پنجاب اسمبلی کے پہلے اجلاس کی صدارت آپ نے ہی کی تھی۔

101. Riaz Ahmad, *Secret Police Abstracts*, 364-66.

pir of Zakori Sharif in Dera Ismail Khan on the success of the referendum in the NWFP. He is worried, however, over the position which has now arisen and fears that there may be trouble ahead for those who actually fought for Pakistan. He thinks that the Muslim of the NWFP and Punjab will never tolerate being governed by a system of law and order based on British law, and that unless the Pakistan Constituent Assembly provides them with a constitution based on Islamic law to prepare the ground, Niazi has suggested that an Advisory Committee meeting should be held immediately either in Lahore or in Delhi in order to make the definite plans of action.

لاہور، ۲ اگست ۱۹۴۷ء کو ختم ہونے والا ہفتہ

عبدالستار خان نیازی ایم ایل اے نے ڈیرہ اسماعیل خان میں پیر آف زکوڑی شریف[۱۰۲] کو شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ریفرنڈم میں کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ تاہم وہ نئی پیدا ہونے والی صورتحال سے پریشان ہیں اور انہیں خدشہ ہے کہ پاکستان کے لئے حقیقی جدوجہد کرنے والوں کے لئے آگے مشکلات ہوسکتی ہیں[۱۰۳]۔ ان

۱۰۲۔ پیر صاحب زکوڑی شریف محمد عبداللطیف (۱۹۱۴ء۔۱۹۷۸ء) ۱۹۳۹ء میں اپنے احباب سمیت مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کے پیغام کو عام کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیا۔ اس سلسلے میں دار و رسن کی منازل سے بھی گزرے۔ ۱۹۴۵ء میں قائدِاعظم نے آپ کو مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا رکن نامزد کیا۔ ۱۹۴۶ء میں سرحد اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ صوبہ سرحد کے ریفرنڈم کے لیے آپ کی شاندار خدمات پر قائدِاعظم نے آپ کو "فاتح ریفرنڈم" کا خطاب دیا۔

۱۰۳۔ مولانا نیازی کا یہ خدشہ درست ثابت ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد مسلم لیگ نفاذِ اسلام کے وعدوں پر قائم نہ رہی، پاکستان کے حقیقی معماروں کو پس منظر میں دھکیل دیا گیا، مسلم لیگ ایک انقلابی جماعت کی بجائے اقتدار کی سیڑھی بنادی گئی، تعلیمی اداروں کے نصاب میں قوم کے محسنوں کا تذکرہ کرنا بھی گوارا نہ کیا گیا اور انگریز اور ہندو کے آلۂ کار بن کر ملت فروشی کا دھندہ کرنے والے ہیرو بنادیے گئے۔

منزل انہیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے

ممتاز محقق پروفیسر احمد سعید (سابق چیئرمین شعبہ تاریخ ایم اے او کالج لاہور و اسلامیہ کالج لاہور) نے اپنی تصنیف Muslim India (1857-1947): A Biographical Dictionary کے ابتدائیہ میں اسی حقیقت کا اظہار بایں الفاظ کیا ہے:

> (اس کتاب سے) ایک اور خصوصیت یہ واضح ہوتی ہے کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے یونینسٹوں یا دوسرے مخالفین کے بھیس میں قائدِاعظم اور قیام پاکستان کی مخالفت کی پاکستان میں حکمران بن گئے۔ مخالفینِ پاکستان کو زیادہ مواقع اور اہم جگہیں ملیں جیسا کہ وہ گورنر، سپیکر اور وزراء کے عہدوں پر فائز ہوئے۔ اور جن لوگوں نے اپنے تمام اثاثے پاکستان کے لیے قربان کر دیئے انہیں فراموش کر دیا گیا۔

Ahmad Saeed, *Muslim India (1857-1947): A Biographical Dictionary*(Lahore: Institute of Pakistan Historical Research, 1997), vi.

کے خیال میں شمال مغربی سرحدی صوبے اور پنجاب کے مسلمان انگریزوں کے قانون کے تحت امن وامان قائم رکھنے کے نظام کو کبھی برداشت نہیں کریں گے جب تک کہ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی انہیں اسلامی قانون کے مطابق آئین مہیا نہ کرے۔ نیازی نے تجویز دی ہے کہ واضح لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس لاہور یا دہلی میں فی الفور منعقد کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

KASHMIR

PUNJAB

PAKISTAN

BALUCHISTAN

SINDH

ASSAM

ارض اللہ

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا

مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا
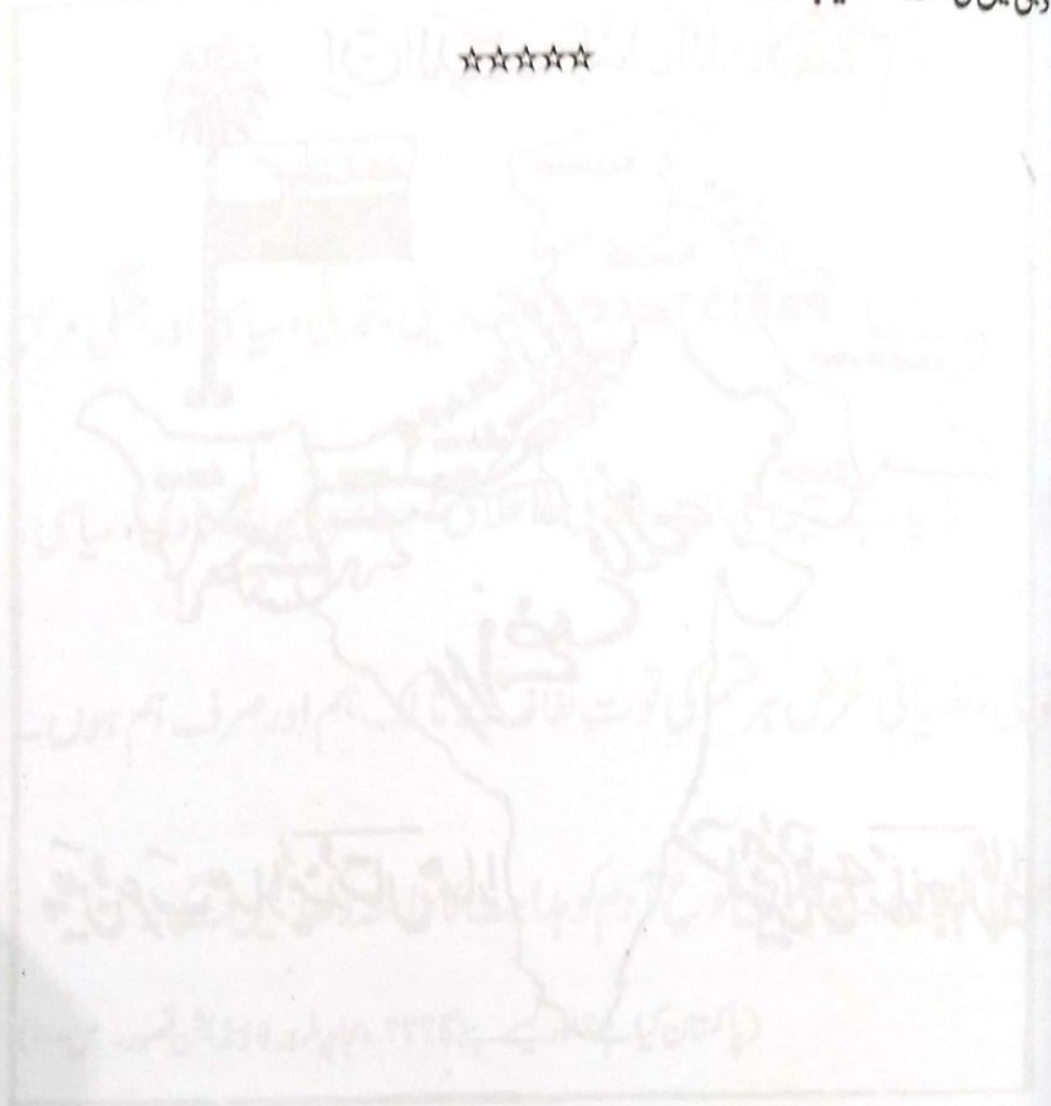
خلافت پاکستان کا نقشہ

مجاہدِ ملت کا نظریۂ پاکستان

ہم ہندوستان میں اسلام کا ایک دینی، تمدنی، سیاسی اور جنگی مرکز

قائم کرنا چاہتے ہیں جہاں روحانی، اخلاقی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی،

فوجی، نفسیاتی غرض ہر قسم کی قوتِ نفاذ کے مالک ہم اور صرف ہم ہوں۔

اس پاکستان سے ہم بنی نوعِ آدم کو ہدایت کا راستہ دکھائیں گے۔

(پاکستان کیا ہے؟اور کیسے بنے گا؟؟؟ ،مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن قصور، ص۱۰۰)

☆☆☆☆☆

مجاہدِ ملت مشاہیر کی نظر میں

قائدِ اعظم محمد علی جناح:

جس قوم کے پاس عبدالستار خان نیازی جیسے پیکرانِ یقین وصداقت اور صاحبانِ عزم وہمت ہوں اس کے پاکستان کو کون روک سکتا ہے۔

حکیم الامت علامہ محمد اقبال:

نیازی کے دینی جذبہ اور تحریک کو صرف قبر ہی دبا سکتی ہے۔

کرنل معمر قذافی (سابق صدر لیبیا):

عالمِ عرب کو مولانا عبدالستار خان نیازی جیسے قائد کی ضرورت ہے۔ پاکستان اگر یہ مجاہد عالمِ اسلام کو دے دے تو دنوں میں کامیابیاں اور کامرانیاں ہمارے قدم چومنے لگیں۔

شاہ فہد (سابق شاہِ سعودیہ):

مولانا عبدالستار خان نیازی اگرچہ پاکستان کے وزیر ہیں لیکن اصل میں عالمِ اسلام کے ترجمان اور سفیر ہیں۔ مسلم امہ کے اتحاد اور عالمِ اسلام کا درد ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ عالمِ اسلام ان کے خیالات سے رہنمائی حاصل کرے۔

صدام حسین (سابق صدر عراق):

مولانا عبدالستار خان نیازی کی مدبرانہ گفتگو سے ایک صحیح مردِ مومن کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان کے خیالات عالمِ اسلام کے وقار کی ضمانت ہیں۔

ذوالفقار علی بھٹو (سابق وزیر اعظم پاکستان):

مولانا عبدالستار خان نیازی ہی قومی اتحاد کے ایسے بے لوث، مخلص اور محب وطن رہنما ہیں جنہیں خریدا جاسکتا ہے اور نہ ہی ڈرایا جاسکتا ہے۔

جنرل محمد ضیاء الحق (سابق صدر پاکستان):

مولانا عبدالستار خان نیازی حق گو، بے لوث، مخلص اور محب وطن شخصیت ہیں۔

سردار فاروق احمد خان لغاری (سابق صدر پاکستان):

بحیثیت پارلیمنٹیرین آئین میں اسلامی دفعات، اتحاد بین المسلمین اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لیے مرحوم کی خدمات کو طویل عرصہ تک یاد رکھا جائے گا۔

جملہ اہلِ اسلام سے اپیل ہے کہ اگر آپ کے پاس ضیغمِ اسلام بطلِ حریت مجاہدِ ملت حضرت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی تحریر، خط، حوالہ، رقعہ، یادداشت، اخباری مضمون یا تراشہ، کتاب، تاثرات و مشاہدات یا خطابات کی آڈیو/وڈیو کیسٹ ہو تو براہ کرم ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ ہم ان چیزوں کو کتابی شکل دے کر حضرت مجاہدِ ملت قدس سرہ العزیز کے نظریات و افکار کو پھیلا سکیں۔

نیز ہمارے ساتھ ''مالی تعاون'' بھی فرمائیں تاکہ یہ سلسلۂ عشق و محبت جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں سرفراز فرمائے اور سعادتِ دارین سے نوازے۔ آمین

دعا گو

محمد صادق قصوری

بانی و صدر

مجاہدِ ملت فاؤنڈیشن پاکستان

بُرج کلاں ضلع قصور

پوسٹ کوڈ: 55051

اویس پرنٹر اینڈ سٹیشنرز

مری روڈ، راولپنڈی